اجزائے کلام	آواز سے حرف،لفظ کی اقسام،کلمہ کی اقسام۔	148
اسم	اسم کی اقسام (گنتی کے لحاظ سے)	148
	اسم کی اقسام (جنس کے لحاظ سے)	149
	اسم کی اقسام (معنی کے لحاظ سے)،اسم نکرہ کی اقسام،اسم ظرف کی اقسام،اسم صفت	150
	اسم معرفہ کی اقسام (اسم علم،اسم ضمیر،اسم اشارہ،اسم موصول)،اسم ضمیر کی اقسام	150
	اسم کی اقسام (بناوٹ کے لحاظ سے) اسم جامد،اسم مصدر،اسم مشتق	151
	اسم مصدر کی اقسام (بلحاظ بناوٹ)،مصدر کی اقسام (معنی کے لحاظ سے)،مصدر متعدی کی اقسام	152
فعل	فاعل،فعل،مفعول ، فعل کا مفہوم	152
	فعل کی حالتیں (صورتیں) فعل مثبت،فعل منفی،فعل سوالیہ	152
	متفرق افعال،فعل کی اقسام (فاعل کے لحاظ سے)،معروف کو مجہول جملوں میں بدلنا	153
حرف	حروف کی اقسام (حروف نفرین،حروف انبساط،حروف تحسین، حروف تاسف،حروف استدارک)	153
جملہ	جملے کے حصے،مسند،مسند الیہ	153

حصہ دوم زبان دانی گریڈ 7

		154
1	مترادف یا ہم معنی الفاظ	154
2	متضاد الفاظ	155
3	محاورات	155
4	ضرب الامثال	155
5	الفاظ کے جوڑے	157
6	نامکمل جملوں کی تکمیل	157
7	غلط جملوں کی درستی	159
8	اعراب لگانا	159
9	قافیہ ردیف	160
10	سابقے لاحقے	160
11	رموز اوقاف	

downloaded from https://informationmissed.com/

Scanned with CamScanner

1. اجزائے کلام

آواز سے حرف PEF

اردو زبان کے اجزائے کلام دو ہیں (1) حرف (2) لفظ

حرف: ہمارے منہ سے نکلی ہوئی ہر آواز کو ظاہر کرنے والے نشان کو "حرف" کہتے ہیں

مفرد حروف تہجی:

ا ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر
ڑ ز ژ س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک
گ ل م ن و ہ ء ی ے

مرکب حروف تہجی: بھ (ب ھ) پھ (پ ھ) تھ (ت ھ) ٹھ (ٹ ھ)
جھ (ج ھ) چھ (چ ھ) دھ (د ھ) ڈھ (ڈ ھ) رھ (ر ھ) ڑھ (ڑ ھ)
کھ (ک ھ) گھ (گ ھ) لھ (ل ھ) مھ (م ھ) نھ (ن ھ)

لفظ: حروف کا مجموعہ لفظ کہلاتا ہے۔ مثلاً ش، ی، ر تین حروف ہیں اگر ان کو ملا کر پڑھیں تو "شیر" بنتا ہے۔

لفظ کی اقسام (معانی کے لحاظ سے)

معانی کے لحاظ سے لفظ کی دو قسمیں ہیں۔ (1) کلمہ (2) مہمل

کلمہ: ہمارے منہ سے نکلنے والے وہ الفاظ جو بامعنی ہوں یعنی جن کا کوئی مطلب سمجھ آجائے "کلمہ" کہلاتے ہیں۔ مثلاً کھانا۔ چائے

مہمل: ہمارے منہ سے نکلنے والے وہ الفاظ جن کا کوئی مطلب نہ ہو یعنی وہ بے معنی ہوں "مہمل" کہلاتے ہیں۔ مثلاً وانا۔ وائے

یہ مہمل الفاظ کسی کلمے یعنی بامعنی لفظ کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں جیسے

کھانا وانا۔ چائے وائے

کلمہ کی قسمیں

کلمہ کی تین اقسام ہیں: اسم فعل حرف

اسم: جو الفاظ کسی شخص، جگہ یا چیز کے نام کو ظاہر کرتے ہیں، وہ اسم کہلاتے ہیں مثلاً:

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ پاکستان کے قومی شاعر ہیں۔

فعل: جس لفظ یا کلمے سے کسی کام کا کرنا، ہونا یا سہنا کسی نہ کسی زمانے (ماضی، حال، مستقبل) میں ظاہر ہو "فعل" کہلاتا ہے مثلاً:

☆ امجد نے خط لکھا۔

حرف: حرف وہ کلمہ ہے، جو کسی اسم یا فعل کو ظاہر نہ کرے بلکہ اسم کو اسم سے ملانے یا اسم کو فعل سے ملانے کے لیے استعمال کیا جائے اور یہ اکیلا کوئی معنی ظاہر نہیں کرتا مثلاً "میں، سے اور، کو"۔ حرف کی جمع حروف ہے۔

2. اسم

اسم

کسی بھی انسان، جانور، پرندے، جگہ یا چیز کے نام کو اسم کہتے ہیں۔

مثلاً: کتاب اچھی ہے اس جملے میں "کتاب" اسم ہے۔

اسم کی اقسام (گنتی کے لحاظ سے) PEF

گنتی کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام ہیں (1) واحد (2) جمع

واحد، جمع PEF

واحد:- واحد وہ اسم ہے جو صرف ایک شخص یا چیز کو ظاہر کرے مثلاً کرسی، کتاب، عورت، لڑکا، پنسل وغیرہ

جمع:- جمع وہ اسم ہے جو ایک سے زیادہ اشخاص یا چیزوں کو ظاہر کرے مثلاً کرسیاں، کتابیں، عورتیں، لڑکے، پنسلیں وغیرہ

اسم جمع:- بعض اسم ایسے ہوتے ہیں جو بظاہر واحد ہوتے ہیں لیکن معنی جمع کے دیتے ہیں۔ انہیں اسم جمع کہتے ہیں۔ مثلاً فوج، گروہ، لشکر، جھنڈ، ہفتہ، سال، ماہ، درجن، قافلہ، قوم، خلقت، سب اسم جمع ہیں۔

جمع اور اسم جمع کا فرق:- جمع کا واحد ہوتا ہے مگر اسم جمع کا واحد نہیں ہوتا۔ جیسے حرکات کا واحد حرکت ہے لیکن فوج کا کوئی واحد نہیں ہے۔ اس لئے حرکات "جمع" اور فوج "اسم جمع" ہے۔

جمع الجمع: بعض اوقات جمع اسموں کی جمع بھی بنائی جاتی ہے اسے جمع الجمع کہتے ہیں۔

واحد	جمع	جمع الجمع
وجہ	وجوہ	وجوہات
دوا	ادویہ	ادویات
رکن	ارکان	اراکین
خبر	اخبار	اخبارات
رسم	رسوم	رسومات
حکم	احکام	احکامات
فتح	فتوح	فتوحات

چند اسم واحد جمع

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
فاتح	فاتحین	تجربہ	تجربات	قصبہ	قصبات
تعطیل	تعطیلات	مسجد	مساجد	عمارت	عمارات
مکان	مکانات	مقام	مقامات	آلہ	آلات
موقع	مواقع	مرکز	مراکز	دیہہ	دیہات
قاعدہ	قواعد	مفاد	مفادات	سبق	اسباق
خواہش	خواہشات	منظر	مناظر	سجدہ	سجود
لمحہ	لمحات	خبر	اخبار	خیال	خیالات
قصبہ	قصبات	ملک	ممالک	باغ	باغات
منظر	مناظر	یوم	ایام	وطن	اوطان
مقام	مقامات	وزیر	وزراء	سوال	سوالات
جواب	جوابات	حدیث	احادیث	فرد	افراد
ایجاد	ایجادات	ادویہ	ادویات	خطرہ	خطرات
تدبیر	تدابیر	نقصان	نقصانات	طالبہ	طالبات

downloaded from https://informubhamissed.com/

Scanned with CamScanner

تقریب	تقریبات	مرحلہ	مراحل	شکل	اشکال
نکتہ	نکات	فرض	فرائض	ادب	آداب
قوم	اقوام	مذہب	مذاہب	لفظ	الفاظ
استاد	اساتذہ	سبق	اسباق	موضوع	موضوعات
قانون	قوانین	مراکز	مرکز	پیغام	پیغامات
تقریر	تقاریر	ہندو	ہنود	سلسلہ	سلاسل
تحریک	تحاریک	وفد	وفود	زیور	زیورات
رقم	رقوم	خاتون	خواتین	حد	احداد
مقصد	مقاصد	تکلیف	تکالیف	مفادات	مفاد
جسم	اجسام	صحابہ	صحابی	مہاجر	مہاجرین
ورق	اوراق	آفت	آفات	موقع	مواقع
یوم	ایام	واقعہ	واقعات	فوج	افواج
موقع	مواقع	خاص	خواص	سہولت	سہولیات
وسیلہ	وسائل	دیہہ	دیہات	دوا	ادویہ
مشکل	مشکلات	مشروب	مشروبات	شخص	اشخاص
نہر	انہار	حادثہ	حادثات	مرحلہ	مرحلے
شہید	شہداء				

اسم کی اقسام (جنس کے لحاظ سے)

جنس کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام ہیں (1) مذکر (2) مؤنث

مذکر مؤنث

مذکر: نر اسم کو مذکر کہتے ہیں۔ مثلاً مرد، لڑکا، گھوڑا وغیرہ

مؤنث: مادہ اسم کو مؤنث کہتے ہیں۔ مثلاً عورت، لڑکی، گھوڑی وغیرہ۔

جنس کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام ہوتی ہیں:

ا: **مذکر:** وہ اسم جو نر کے لیے استعمال کیا جاتا ہے مثلاً:

☆ لڑکا سکول جاتا ہے۔ ☆ کمہار برتن بنا رہا ہے۔

☆ کتا بھونک رہا ہے۔

ب: **مؤنث:** وہ اسم ہے، جو مادہ کے لیے استعمال ہوتا ہے مثلاً:

☆ لڑکی سکول جاتی ہے۔ ☆ کمہاری برتن بنا رہی ہے۔

☆ کتیا بھونک رہی ہے۔

مذکر سے مؤنث بنانے کے قاعدے

جاندار اسموں کی تذکیر و تانیث بنانے کے چند قاعدے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے: ا۔ اگر مذکر کے آخر میں الف یا 'ہ' ہو تو اس سے مؤنث بناتے وقت 'ی' سے بدل دیتے ہیں مثلاً:

شہزادہ	شہزادی	مرغا	مرغی	لڑکا	لڑکی
بچھڑا	بچھڑی	دادا	دادی	بکرا	بکری
نانا	نانی	گدھا	گدھی		

۲۔ اگر مذکر کے آخر میں 'ی' ہو تو مؤنث بنانے کے لیے اسے "ن" سے بدل دیا جاتا ہے مثلاً:

مالی	مالن	جنگلی	جنگلن	دھوبی	دھوبن
موچی	موچن	جوگی	جوگن	درزی	درزن

۳۔ مذکر کے آخر میں ی، نی، اور 'انی' بڑھانے سے بھی مؤنث بنتے ہیں مثلاً:

کمہار	کمہاری	دیور	دیورانی	کبوتر	کبوتری
جیٹھ	جیٹھانی	فقیر	فقیرنی	شیخ	شیخانی
اُونٹ	اُونٹنی	سیّد	سیّدانی		

۴۔ اُردو زبان میں فارسی اور عربی کے الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ عربی اور فارسی کے مذکر الفاظ کے آخر میں 'ہ' زیادہ کر کے مؤنث بنا لیتے ہیں مثلاً:

جمیل	جمیلہ	والد	والدہ	حاکم	حاکمہ
عالم	عالمہ	قاتل	قاتلہ	سعید	سعیدہ
شاعر	شاعرہ	فنکار	فنکارہ		

بے جان اسموں کی تذکیر و تانیث

جان دار اسموں کے علاوہ بے جان اسم بھی مذکر یا مؤنث ہوتے ہیں۔ بے جان اسموں کی تذکیر و تانیث کے لیے درج ذیل قاعدے یاد رکھیے:

بے جان اسموں کی تذکیر و تانیث کے قاعدے

ا۔ ایسے الفاظ، جن کے آخر میں الف یا 'ہ' ہو، وہ عام طور پر مذکر بولے جاتے ہیں مثلاً: دریا، نیزہ، دانا، آٹا، تولہ، پروانہ۔

۲۔ دنوں اور مہینوں کے نام مذکر بولے جاتے ہیں لیکن دنوں میں صرف جمعرات مؤنث بولی جاتی ہے (رات کے اضافے کی وجہ سے)

۳۔ چاندی کے سوا تمام دھاتوں کے نام مذکر ہیں مثلاً: سونا، تانبا اور پیتل۔

۴۔ درختوں کے نام بھی عام طور پر مذکر ہیں مثلاً: پیپل، آم، جامن، شیشم، انار، نیم، امرود اور کیکر۔

۵۔ تمام مصادر اور 'واؤ' پر ختم ہونے والے حاصل مصدر جیسے چڑھنا سے چڑھاؤ اور برتنا سے برتاؤ وغیرہ اور اس کے ساتھ الاؤ، سہاؤ وغیرہ بھی بحیثیت مذکر استعمال کیے جاتے ہیں۔

یہ الفاظ مؤنث استعمال ہوتے ہیں

ا۔ جن الفاظ کے آخر میں 'ی' ہو، وہ عموماً مؤنث بولے جاتے ہیں مثلاً: پہاڑی، روٹی، لاٹھی، جھاڑی، لکڑی، مٹی، کاپی، کھیتی۔ ۲۔ جن الفاظ کے آخر میں 'ت' ہو، وہ بھی مؤنث بولے جاتے ہیں مثلاً: رات، رحمت، اجازت، چھت، موت، کہاوت، بات، لات اور عادت وغیرہ۔ ۳۔ تمام نمازوں کے نام مؤنث ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء۔ ۴۔ زبانوں کے نام بھی مؤنث استعمال ہوتے ہیں مثلاً: انگریزی، اُردو، فارسی، عربی، پنجابی، بلوچی، سندھی، پشتو، ہندکو اور پوٹھوہاری۔ ۵۔ وہ نام جو آوازوں کی نقل ہیں مثلاً: میاؤں میاؤں، ٹپ ٹپ، گڑ گڑ اور ٹک ٹک۔ مؤنث ہیں۔ ۶۔ مصدر سے بنایا گیا اسم کیفیت، جیسے پھسلن، دھڑکن اور پکار مؤنث استعمال ہوتے ہیں۔ ۷۔ 'ش' پر ختم ہونے والے فارسی حاصل مصدر مثلاً: دانش، خواہش اور بخشش مؤنث ہیں۔ ۸۔ فارسی کے ایسے الفاظ جن کے آخر میں "گاہ" آتا ہے مثلاً: قیام گاہ، بندرگاہ اور عیدگاہ مؤنث ہیں۔

downloaded from https://infohubhmsissed.com

Scanned with CamScanner

مذکر الفاظ	کوٹ	نوٹ	جامعہ	ورق	آفتاب
حلوائی	حال	سودا	کفن	معدہ	حوصلہ
وقت	کاغذ	حسن	وطن	پرچم	عالم
مؤنث الفاظ	وضع	تاریخ	عبرت	رنگت	چکنائی
غذا	اہلیہ	کھیل	ڈگری	صحت	طبیعت
رات	آزمائش	امید	بھوک	عظمت	چٹنی

اسم کی اقسام (معنی کے لحاظ سے) PEF

معنی کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام ہیں۔ i۔ اسم معرفہ ii۔ اسم نکرہ

اسم معرفہ

کسی خاص شخص، خاص جگہ یا خاص چیز کا نام اسم معرفہ کہلاتا ہے مثلاً علامہ اقبال ؒ، لاہور، ٹوبہ ٹیک سنگھ، نوائے وقت، قرآن مجید، بانگِ درا، پاکستان وغیرہ

نوٹ: یہ نام پہچان یا شناخت کے لیے انسانوں نے رکھے ہیں۔

اسم نکرہ PCTB

کسی عام شخص، عام جگہ یا عام چیز کا نام اسم نکرہ کہلاتا ہے۔ مثلاً آدمی، عورت، لڑکا، لڑکی، شہر، سکول، کتاب وغیرہ

نوٹ: یہ قدرتی نام ہوتا ہے جو ایک ہی جنس یا قسم میں سے ہر ایک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اسم نکرہ کی اقسام PEF

اسم نکرہ کی مشہور اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ اسم ذات 2۔ اسم فاعل 3۔ اسم مفعول 4۔ اسم حالیہ
5۔ اسم معاوضہ 6۔ اسم حاصل مصدر 7۔ اسم صفت

(1) اسم ذات: ایسا اسم جو کسی چیز کی حقیقت کو دوسروں سے ممتاز اور الگ کرے۔ مثلاً کتاب، ہاتھی، گھوڑا وغیرہ

اسم ذات کی اقسام: اسم ذات کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

۱۔ اسم جنس ۲۔ اسم ظرف ۳۔ اسم صوت ۴۔ اسم آلہ
۵۔ اسم مصغر یا تصغیر ۶۔ اسم مکبّر ۷۔ اسم جمع

۱۔ اسم جنس: جو الفاظ کسی چیز کی جنس کا تعین کریں، انھیں "اسم جنس" کہا جاتا ہے مثلاً: ☆ کوا، گھوڑا، بکری، مرغی، طوطا۔

۲۔ اسم ظرف: ظرف کے معنی "برتن" کے بھی ہیں اور گنجائش کے بھی۔ اسم ظرف وہ اسم ہے، جو جگہ یا وقت کے معنی دے مثلاً:

☆ مسجد، اسکول، باغ، صبح، شام، دن، رات۔

اسم ظرف کی اقسام

اسم ظرف کی دو اقسام ہیں: ☆ اسم ظرف مکاں ☆ اسم ظرف زماں

اسم ظرف مکاں: وہ اسم جو کسی جگہ یا مقام کے لیے بولا جائے اسے "اسم ظرف مکاں" کہتے ہیں مثلاً: ☆ لاہور، سکول، مسجد، کمرا، ہسپتال، سڑک، ڈاک خانہ۔

اسم ظرف زماں: وہ اسم جو وقت یا زمانے کو ظاہر کرے "اسم ظرف زماں" کہلاتا ہے مثلاً: ☆ صبح، شام، کل، پرسوں، دوپہر، منٹ، گھنٹہ، مہینہ، سال۔

۳۔ اسم صوت: صوت کے معنی ہیں آواز، پس جو کلمہ کسی انسان، حیوان یا بے جان اسم کی آواز کو ظاہر کرے "اسم صوت" کہلاتا ہے مثلاً: ☆ چوں چوں، کائیں کائیں، مَیں مَیں، ٹِک ٹِک، بھوں بھوں، چھم چھم، دَھک دَھک وغیرہ۔

۴۔ اسم آلہ: جو اسم کسی آواز یا ہتھیار کا نام ہو یا کسی ایسی چیز کا نام ہو جس سے کوئی کام کیا جاتا ہو "اسم آلہ" کہلاتا ہے مثلاً:

☆ سوئی، ہتھوڑا، ریتی، قلم، توپ، رندہ، چاقو۔

۵۔ اسم مصغر یا تصغیر: بڑی چیز کو چھوٹا ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہونے والے اسم، "اسم مصغر یا تصغیر" کہلاتے ہیں مثلاً:

☆ ڈبا سے ڈبیا، پنکھ سے پنکھڑی، باغ سے باغیچہ۔

۶۔ اسم مکبّر: کسی چھوٹی چیز کو بڑا ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہونے والے اسم کو "اسم مکبّر" کہتے ہیں مثلاً: ☆ پگڑی سے پگڑ۔ ☆ بات سے بتنگڑ۔
☆ گٹھڑی سے گٹھڑ۔ ☆ تیر سے شہتیر۔

۷۔ اسم جمع: ایسے الفاظ جو واحد کے مفہوم میں جمع کو ظاہر کریں "اسم جمع" کہلاتے ہیں مثلاً: ☆ قطار، جماعت، گروہ، فوج، پارٹی، جلسہ۔

(2) اسم فاعل: ایسا اسم، جو کسی کام کرنے والے کے لیے استعمال ہو مگر وہ کام کرنے والا شخص کا اصلی نام نہ ہو "اسم فاعل" کہلاتا ہے جیسے کرنے والا، اداکار، بھکاری، مزدور۔ مثلاً: ☆ جیتنے والے کھلاڑی کو انعام ملا۔

(3) اسم مفعول: وہ اسم جو کسی ایسے شخص یا ایسی چیز کے لیے استعمال ہو جس پر کوئی فعل واقع ہو چکا ہو یا وہ اسم جو کسی مفعول کی بجائے استعمال ہو، "اسم مفعول" کہلاتا ہے مثلاً: ☆ لکھا ہوا۔

(4) اسم حالیہ: وہ الفاظ جو کسی دوسرے اسم کی حالت کو ظاہر کریں "اسم حالیہ" کہلاتے ہیں اور جس اسم کی حالت ظاہر ہو، اُسے ذوالحال (حال والا) کہتے ہیں مثلاً: ☆ بچی روتے روتے سوگئی ہے۔

(5) اسم معاوضہ: وہ الفاظ جو کسی کام کی اُجرت یا معاوضہ کو ظاہر کریں "اسم معاوضہ" کہلاتے ہیں مثلاً: ☆ اس کپڑے کی سلائی کیا ہے؟

(6) حاصل مصدر: جو اسم مصدر سے بنے اور اس میں مصدر کے معنی بھی پائے جائیں، وہ "حاصل مصدر" کہلاتا ہے مثلاً: ☆ بچانا سے بچت۔

اسم صفت

7. اسم صفت: ایسا اسم جس میں کسی چیز کی اچھائی، برائی، چھوٹائی، موٹائی، کیفیت، خصوصیت، تعداد، مقدار وغیرہ ظاہر ہو مثلاً نیک، بوڑھا، طاقتور، کچھ وغیرہ

اسم موصوف: جس اسم کی صفت خوبی وغیرہ بیان کی جائے اسے اسم موصوف کہتے ہیں۔ مثلاً اچھا لڑکا، ذہین طالب علم، میں لڑکا، اور طالب علم موصوف ہیں۔

اسم معرفہ کی اقسام PEF

اسم معرفہ کی چار قسمیں ہیں۔

i۔ اسم علم ii۔ اسم ضمیر iii۔ اسم اشارہ iv۔ اسم موصول

1. اسم علم: وہ اسم معرفہ جو کسی شخص، جگہ یا چیز کی پہچان کیلئے علامت کا کام دے۔ مثلاً لاہور، قائداعظم ؒ، بال جبریل وغیرہ

مندرجہ بالا مثالوں میں لاہور خاص جگہ، قائداعظم خاص شخص، بال جبریل خاص کتاب کی پہچان کے لیے علامت کا کام دیتے ہیں۔

(1) اسم علم

اس سے مراد وہ مخصوص اسماء ہیں، جو مختلف اشخاص کی پہچان کے لیے بولے جاتے ہیں اور اس لحاظ سے اس کی پانچ اقسام ہیں:

(۱) تخلّص (۲) خطاب (۳) لقب
(۴) کنیت (۵) عُرف

(۱) تخلّص: تخلّص وہ چھوٹا سا قلمی نام ہے، جسے شعراء اپنے اصل نام کی بجائے شعروں میں خصوصاً غزل کے آخری شعر میں استعمال کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجیے: ☆ الطاف حسین حالی کے دل میں قوم کا درد تھا۔
☆ میر تقی میر کی شاعری غم کی ترجمان ہے۔ (جو اس زور سے میر روتا رہے گا تو ہمسایہ کاہے کو سوتا رہے گا۔)
☆ اسد اللہ خان غالب اردو اور فارسی کے عظیم شاعر تھے۔
مندرجہ بالا جملوں میں حالی، میر اور غالب شاعروں کے تخلّص ہیں۔

(۲) خطاب: "خطاب" عزت اور قابلیت کا وہ نام ہے، جو کسی کو اس کی خدمت، بہادری اور قابلیت کی بنا پر حکومت کی طرف سے ملتا ہے مثلاً:
☆ شمس العلماء مولوی نذیر احمد دہلوی اُردو کے پہلے ناول نگار ہیں۔
☆ شفاء المُلک حکیم محمد حسن قرشی ایک مشہور طبیب تھے۔
مندرجہ بالا مثالوں میں مولوی نذیر احمد کو علم کی روشنی پھیلانے کی وجہ سے "شمس العلماء" (علماء کا سورج) کا خطاب دیا گیا۔ اسی طرح حکیم محمد حسن قرشی ایک طبیب تھے انھیں "شفاء المُلک" کا خطاب دیا گیا۔

(۳) لقب: وہ نام جو کسی وصف یا خوبی کی وجہ سے لوگوں کی زبان پر آتے ہیں "لقب" کہلاتے ہیں مثلاً:
☆ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی۔
☆ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہوا۔
☆ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کو "گنج بخش" بھی کہتے ہیں۔
☆ قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ پاکستان کے بانی تھے۔
مندرجہ بالا مثالوں میں خلیل اللہ، کلیم اللہ، گنج بخش اور قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ ایسے اسم ہیں، جو کسی خاص وصف یا خصوصیت کی وجہ سے استعمال ہوتے ہیں۔

(۴) کنیت: جو نام کسی رشتے کی بنا پر پکارے جاتے ہیں، وہ "کنیت" کہلاتے ہیں۔ مثلاً مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجیے۔
☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ کی نسبت سے ابنِ مریم کہا جاتا ہے۔
☆ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی تھیں۔ ☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام خطاب تھا، اسی نام کی نسبت سے انھیں ابنِ الخطاب کہا جاتا ہے۔

(۵) عُرف: جو نام پیار سے پکارے جائیں اور جو نام مختصر ہو کر مشہور ہو جائیں یا جو کسی اچھائی یا برائی کی وجہ سے بولے جائیں، انھیں "عرف" کہتے ہیں مثلاً:
☆ ماں باپ پیار کی وجہ سے بیٹے کو "پپو" یا "ببلی" کہتے ہیں، بیٹی کو "بی بی" کہہ دیا تو سب لوگ بی بی ہی پکارنے لگے۔
☆ اسی طرح کسی نام کو مختصر کر کے پکارا جاتا ہے۔ مثلاً انور کو "انو" شوکت کو "شوکا" یا سراج کو "ساجا" کہا جاتا ہے۔

اسم ضمیر کی تعریف: وہ لفظ، جو کسی اسم کی جگہ استعمال ہو، اُسے "اسم ضمیر" کہتے ہیں۔ مثلاً نیچے لکھے گئے جملوں پر غور کیجیے:

☆ اکبر ساتویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ وہ صبح سویرے اٹھا۔ اس نے منہ ہاتھ دھویا۔ اس کے والد صاحب نے اسے پڑھنے کے لیے اخبار دیا۔
☆ تھوڑی دیر کے بعد اکبر کا دوست اکرم آ گیا۔ اس نے اکبر سے کہا۔ میں تمھارا انتظار کرنے کے بعد خود تم سے ملنے آ گیا ہوں۔ آج ہم مل جل کر سکول کا کام کریں گے۔
مندرجہ بالا جملوں میں اکبر کی جگہ "وہ، اِس، اُس، اُسے، تمھارا"، اکرم کی جگہ "میں" اور آخر میں اکبر اور اکرم کی جگہ "ہم" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ یہ سب الفاظ اصل ناموں کی جگہ استعمال ہوئے ہیں اس لیے یہ اسم ضمیر کہلائیں گے۔

اسم ضمیر کی اقسام

اسم ضمیر کی تین اقسام ہیں:

(ا) اسم ضمیر غائب: "وہ، اُس، اُن" ایسے ناموں کے لیے استعمال ہوتے ہیں، جو سامنے موجود نہ ہوں، انھیں "اسم ضمیر غائب" کہتے ہیں۔

(ب) اسم ضمیر حاضر: "تُو، تم، آپ" ان کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں جو سامنے موجود ہوں، انھیں "اسم ضمیر حاضر" کہتے ہیں۔

(ج) اسم ضمیر متکلم: وہ ضمیر جو بات کرنے والا شخص اپنے لیے استعمال کرتا ہے جیسے میں، ہم۔ انھیں "اسم ضمیر متکلم" کہتے ہیں۔

3. اسم اشارہ: ایسا اسم جو کسی شخص، جگہ یا چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہو۔ مثلاً یہ قلم میرا ہے۔ وہ کس کا گھر ہے؟۔ ان کتابوں کی کیا قیمت ہے؟ مندرجہ بالا مثالوں میں یہ، وہ، ان اسم اشارہ ہیں۔ جس کی طرف اشارہ کیا جائے اسے "مشار الیہ" کہتے ہیں۔

4. اسم موصول: وہ اسم ہے جس کا مفہوم اس وقت تک سمجھ میں نہ آئے جب تک اس کے ساتھ ایک اور جملہ نہ لگایا جائے۔ مثلاً جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ اسم موصول کے بعد جو جملہ آتا ہے اسے صلہ کہتے ہیں صلہ کے بعد آنے والا دوسرا جملہ تکمیلِ صلہ یا جوابِ صلہ کہلاتا ہے۔
اوپر والی مثالوں میں جو گرجتے ہیں۔ اور جیسا کرو گے صلہ ہیں اور "وہ برستے نہیں" اور "ویسا بھرو گے" تکمیلِ صلہ یا جوابِ صلہ ہیں۔

اسم کی اقسام (بناوٹ کے لحاظ سے)

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔

(i) اسم جامد (ii) اسم مصدر (iii) اسم مشتق

i. اسم جامد: وہ اسم جو نہ خود کسی کلمہ سے بنا ہو اور نہ اس سے کوئی کلمہ بنے اسم جامد کہلاتا ہے۔ جیسے کتاب، میز، کرسی، قلم، دوات، سونا، چاندی، لکڑی، پتھر، پہاڑ دریا۔ وغیرہ

سڑک سے اینٹ اور پتھر ہٹا دو	اسم جامد: سڑک، اینٹ، پتھر
کرسی اور میز کمرے میں ہیں۔	اسم جامد: کرسی، میز، کمرے

ii. اسم مصدر: وہ اسم جو خود تو کسی کلمہ سے نہ بنا ہو لیکن اس سے دوسرے کئی کلمے بن سکتے ہوں اسم مصدر کہلاتا ہے۔ مثلاً لکھنا، پڑھنا، کھیلنا، بولنا، رونا، پینا، کھانا وغیرہ یہ اسم مصدر کی مثالیں ہیں ان سے دوسرے کئی کلمات بن سکتے ہیں۔ مثلاً لکھنا سے لکھائی، لکھنے والا، پڑھنا سے پڑھائی، پڑھنے والا، پڑھا ہوا۔
اسم مصدر کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ اس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا پایا جاتا ہے۔

iii. اسم مشتق: وہ اسم جو خود تو کسی مصدر سے بنا ہو یا کسی مصدر سے نکلا ہو (کیونکہ

Scanned with CamScanner

مشتق کے معنی ہیں نکلا ہوا) لیکن اس سے کوئی اور کلمہ نہ بن سکے اسم مشتق کہلاتا ہے۔ مثلاً پڑھنا مصدر ہے اس سے نکلنے یا بننے والا کلمہ پڑھائی، پڑھنے والا، پڑھا ہوا اسم مشتق ہیں۔ اسی طرح کھیلنا اسم مصدر ہے اس سے کھیل کھلاڑی، کھیلنے والا اسم مشتق کی مثالیں

اسم مصدر کی اقسام (بلحاظ بناوٹ)

بناوٹ کے لحاظ سے اسم مصدر کی دو اقسام ہیں

(i) مصدر اصلی یا وضعی (ii) مصدر جعلی یا غیر وضعی

i. مصدر اصلی یا وضعی: مصدر اصلی یا وضعی وہ مصدر ہیں جو ابتداء ہی سے مصدری معنوں کیلئے وضع (بنائے) کیے گئے ہیں۔ مثلاً لکھنا، پڑھنا، پینا، سونا، رونا وغیرہ

ii. مصدر جعلی یا غیر وضعی: مصدر جعلی یا غیر وضعی وہ مصدر ہیں جو دوسری زبانوں کے الفاظ پر مصدر یا علامت مصدر لگا کر یا ان میں کچھ تبدیلیاں کر کے بنائے جاتے ہیں۔ مثلاً بھیک مانگنا، بخشنا، انصاف کرنا، تقریر کرنا، گرمانا، اپنانا، للچانا، فرمانا، سیر کرنا، تشریف لانا وغیرہ۔

مصدر کی اقسام (معنی کے لحاظ سے)

معنی کے لحاظ سے مصدر کی دو اقسام ہیں۔

(i) مصدر لازم (ii) مصدر متعدی

i. مصدر لازم: مصدر لازم وہ مصدر ہے جس سے بنے ہوئے فعل صرف فاعل کو چاہتے ہیں مثلاً رونا، آنا، جانا، ہنسنا، اٹھنا، بیٹھنا، دوڑنا، سونا وغیرہ

ii. مصدر متعدی: مصدر متعدی وہ مصدر ہے جس سے بنے ہوئے فعل فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہتے ہیں۔ مثلاً خریدنا، بیچنا، کھانا، پینا، لکھنا، پڑھنا، اٹھانا، اتارنا وغیرہ

مصدر متعدی کی اقسام

مصدر متعدی کی دو اقسام ہیں۔

(i) متعدی بالواسطہ (ii) متعدی المتعدی

i. متعدی بالواسطہ: ایسے مصدر جو لازم سے متعدی بنا لیے جاتے ہیں انہیں متعدی بالواسطہ کہتے ہیں۔ مثلاً پکنا سے پکانا۔ رونا سے رلانا

ii. متعدی المتعدی: ایسے مصدر جو متعدی سے دوبارہ متعدی بنا لیے جاتے ہیں انہیں متعدی المتعدی کہتے ہیں۔ مثلاً پکانا سے پکوانا

3. فاعل، فعل، مفعول

فعل، فاعل اور مفعول (PEF)

فعل: وہ کلمہ ہے جو کسی کام کے کرنے یا ہونے کو وقت یا زمانے کے ساتھ ظاہر کرے۔

فاعل: وہ کلمہ ہے جو کام کرنے والے کو ظاہر کرے۔

مفعول: وہ کلمہ ہے جس پر کوئی کام واقع ہوا ہو۔

مثالیں: احمد نے خط لکھا، انور کرکٹ کھیلتا ہے، دھوبی کپڑے دھوئے گا۔ ان جملوں میں احمد، انور اور دھوبی فاعل ہیں، خط، کرکٹ اور کپڑے مفعول جب کہ لکھا، کھیلتا ہے اور دھوئے گا فعل ہیں۔

فاعل اور اسم فاعل میں فرق: فاعل اسم جامد ہوتا ہے اور اسم فاعل اسم مشتق ہوتا ہے۔ مثلاً (ا) انور لکھتا ہے۔ (ب) پڑھنے والا کامیاب ہوتا ہے۔ ان فقروں میں انور فاعل ہے اور پڑھنے والا اسم فاعل ہے۔

مفعول اور اسم مفعول میں فرق: مفعول اسم جامد ہوتا ہے اور اسم مفعول اسم مشتق ہوتا ہے۔ مثلاً (الف) میں نے خط لکھا۔ (ب) خدا مظلوم کی مدد کرتا ہے۔ ان جملوں میں خط مفعول ہے اور مظلوم اسم مفعول ہے۔

فعل کا مفہوم (PEF)

فعل کی تعریف: جس لفظ یا کلمے سے کسی کام کا کرنا، ہونا یا سہنا کسی نہ کسی زمانے (ماضی، حال، مستقبل) میں ظاہر ہو "فعل" کہلاتا ہے مثلاً:

☆ امجد نے خط لکھا۔ ☆ میں کھانا کھاؤں گا۔

☆ مالی پودوں کو پانی دے رہا ہے۔

اوپر کی مثالوں میں "لکھا، کھاؤں گا اور دے رہا ہے" کے الفاظ فعل ہیں۔

فعل کی حالتیں (صورتیں)

فعل کی مندرجہ ذیل تین حالتیں (صورتیں) ہیں۔

(i) فعل مثبت (ii) فعل منفی (iii) فعل سوالیہ

i. فعل مثبت: وہ فعل جس سے کسی کام کا کرنا ہونا ظاہر ہو فعل مثبت کہلاتا ہے۔ مثلاً

(i) اکرم نے روٹی کھائی۔ (ii) خالد آیا۔

ان جملوں کے فعلوں میں کسی کام کا کرنا ظاہر ہوتا ہے اس لیے یہ فعل مثبت ہیں۔

ii. فعل منفی: فعل منفی وہ فعل ہے جو کسی کام کا نہ کرنا یا نہ ہونا ظاہر کرے۔ مثلاً

(i) سعید نے سبق نہیں پڑھایا (ii) رضیہ سکول نہیں جاتی۔

ان جملوں کے فعلوں میں کسی کام کا نہ کرنا ظاہر ہوتا ہے۔ اس لیے یہ فعل منفی ہیں۔

بنانے کا طریقہ:

(الف) فعل مثبت سے پہلے "نہ" یا "نہیں" لگا دینے سے فعل کی منفی صورت بن جاتی ہے۔ دیکھا سے نہ دیکھا یا نہیں دیکھا۔ پڑھتا سے نہیں پڑھتا ہے۔

(ب) ماضی تمنائی اور فعل مضارع کے ساتھ ہمیشہ "نہ" استعمال ہوتا ہے۔ جیسے کاش وہ آتا سے کاش وہ نہ آتا، کاش میں آتا سے کاش میں نہ آتا، وہ پڑھے سے وہ نہ پڑھے۔

iii. فعل سوالیہ: فعل سوالیہ وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے بارے میں سوال کیا جائے یا کوئی بات پوچھی جائے۔ جیسے

(i) کیا اس نے سبق یاد کیا؟ (ii) کیا وہ دوڑے؟ ان فقروں میں فعل کی سوالیہ حالت ہے۔

بنانے کا طریقہ: مثبت یا منفی کو سوالیہ میں تبدیل کرنے کے لیے فقرے کے شروع میں کیا لگاتے ہیں اور فقرے کے آخر میں سوالیہ نشان (؟) لگایا جاتا ہے۔ مثلاً اکرم رویا سے کیا اکرم رویا؟، جمیلہ کتاب نہیں پڑھتی ہے سے کیا جمیلہ کتاب نہیں پڑھتی ہے؟

فعل مثبت سے فعل منفی اور فعل سوالیہ بنانا:

فعل مثبت	فعل منفی	فعل سوالیہ
محمودہ نے برقعہ پہنا۔	محمودہ نے برقعہ نہیں پہنا۔	کیا محمودہ نے برقعہ پہنا؟
طفیل نے آم کھائے۔	طفیل نے آم نہیں کھائے۔	کیا طفیل نے آم کھائے؟

فعل نہی اور فعل منفی میں فرق: فعل نہی اور فعل منفی دو الگ الگ فعل ہیں۔ فعل نہی میں کسی کام کے کرنے سے منع کیا جاتا ہے لیکن فعل منفی سے کسی کام کا نہ کرنا یا نہ ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

فعل نہی	فعل نفی
مت جاؤ۔	وہ نہیں جاتا ہے۔
شور نہ مچاؤ	طلباء شور نہیں مچاتے ہیں۔

متفرق افعال (PEF)

فعل کی اقسام (فاعل کے لحاظ سے) (PCTB)

فعل اپنے فاعل کے اعتبار سے دو طرح کا ہوتا ہے۔ (1) معروف (2) مجہول۔

1- فعل معروف: فعل معروف ایسا فعل ہے جس کا فاعل معلوم ہو جیسے:۔

(1) اسلم نے خط لکھا۔ (2) راشد قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔

ان جملوں میں خط لکھنے کا فاعل اسلم اور قرآن پاک تلاوت کرنے کا فاعل راشد موجود ہیں۔

2- فعل مجہول: فعل مجہول ایسا فعل ہے جس کا فاعل ظاہر نہ ہو۔ مثلاً خط لکھا گیا۔ گھر تعمیر کیا جاتا ہے۔ ان جملوں میں خط لکھنے اور گھر تعمیر کرنے والا فاعل موجود نہیں ہے۔

معروف کو مجہول جملوں میں بدلنا

فعل معروف	فعل مجہول
اس نے بہت سے مہمانوں کو مدعو کیا۔	بہت سے مہمان مدعو کیے گئے۔
کسان کھیتوں کو سیراب کرتا ہے۔	کھیتوں کو سیراب کیا جاتا ہے۔
اسلم گیند پکڑتا ہے۔	گیند پکڑی جاتی ہے۔
سلمیٰ چائے بناتی ہے۔	چائے بنائی جاتی ہے۔
انور کل خط لکھے گا۔	خط کل لکھا جائے گا۔
سارے لوگ ٹی وی دیکھ رہے تھے۔	ٹی وی دیکھا جا رہا تھا۔
احمد نے خط لکھ لیا ہوگا۔	خط لکھا جا چکا ہوگا۔
سیلاب نے بہت سے گھر گرا دیے	بہت سے گھر گرا دیے گئے ہیں۔
سلیم نے احمد کو مارا۔	احمد کو مارا گیا۔
عائشہ نے بلی پکڑی۔	بلی پکڑی گئی۔
پولیس نے چور کو گرفتار کر لیا۔	چور کو گرفتار کر لیا گیا۔
حکومت نے تعلیم مفت کر دی۔	تعلیم مُفت کر دی گئی
اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کی دُعا قبول کرتا ہے	نیک لوگوں کی دُعا قبول کی جاتی ہے
شائق نے اپنا داخلہ فارم بھر دیا ہے۔	داخلہ فارم بھر دیا گیا ہے
ہم پہلا باب پڑھ رہے ہیں	پہلا باب پڑھا جا رہا ہے
استاد صاحب نے تاخیر سے آنے والے طالب علموں کو جرمانہ کیا ہے۔	تاخیر سے آنے والے طالب علموں کو جرمانہ کیا جاتا ہے۔
کسان نے چاول کی فصل کاٹی ہے۔	چاول کی فصل کاٹی جا چکی ہے۔

کالم الف میں دیے گئے جملوں کے فاعل (پولیس، حکومت، اللہ تعالیٰ، شائق، ہم) موجود ہیں جب کہ کالم ب میں دیے گئے جملوں کے فاعل موجود نہیں

4. حروف

حرف

حرف ایسا کلمہ ہے جو اکیلا کوئی معنی نہیں دیتا بلکہ اسم اور فعل کے ساتھ مل کر جملے میں باہمی ربط پیدا کرتا ہے اور جملے کا مطلب واضح کرتا ہے۔

حروف کی اقسام (PCTB)

(۱) **حروفِ نفرین:** نفرت کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ "حروفِ نفرین" کہلاتے ہیں مثلاً:

حروفِ نفرین: تُف، نفرین، لعنت، تھوتھو، اخ تھو۔

(۲) **حروفِ انبساط:** یہ الفاظ خوشی اور مسرت کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔

حروفِ انبساط: سبحان اللہ، الحمدللہ، ماشاءاللہ، ہائے، آہا۔

(۳) **حروفِ تحسین:** یہ حروف کسی کام کی اچھائی پر خراجِ تحسین ادا کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

حروفِ تحسین: "واہ واہ، واہ رے، شاباش، ماشاء اللہ، جزاک اللہ، سبحان اللہ، خوب، آفرین"۔

(۴) **حروفِ تاسّف:** یہ حروف تاسف، غم اور افسوس کے مواقع پر استعمال کیے جاتے ہیں مثلاً:

حروفِ تاسّف: حیف، صد حیف، افسوس، صد افسوس، ہائے ہائے، ہائے، آہ، حسرت۔

(۵) **حروفِ استدراک:** کسی شبہ کو دور کرنے اور کلام میں فہم و ادراک پیدا کرنے کے لیے جو حروف استعمال کیے جاتے ہیں، انھیں "حروفِ استدراک" کہتے ہیں۔

حروفِ استدراک: "لیکن، الّا، مگر، ہاں، و لے، البتہ"۔

5. جملہ

جملہ: الفاظ کا ایسا مجموعہ جس سے کسی بات کا مفہوم اچھی طرح سمجھ میں آ جائے جملہ کہلاتا ہے۔ مثلاً

(۱) اللہ ایک ہے۔ (۲) ہم مسلمان ہیں۔

(۳) کتاب میز پر ہے۔

(۴) پاکستان ہمارا ملک ہے۔ (۵) اللہ ہم پر مہربان ہے۔

مندرجہ بالا الفاظ کے مجموعوں سے بات کا مفہوم پوری طرح سمجھ میں آ رہا ہے اس لیے ہم انہیں "جملہ" کہہ سکتے ہیں۔

ایک جملہ عام طور پر دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

(i) مسند (ii) مسندالیہ

i. مسند: جملے کے جس حصے میں کسی شخص یا چیز کے بارے میں جو کچھ کہا جاتا ہے اس حصے کو مسند کہتے ہیں۔ مثلاً اسلم نیک لڑکا ہے۔ اس جملے میں "نیک لڑکا" مسند ہے۔

ii. مسندالیہ: جملے کا وہ حصہ جو اس شخص یا چیز کو ظاہر کرے جس کے متعلق کچھ کہا جائے مسندالیہ کہلاتا ہے۔ مثلاً اسلم نیک لڑکا ہے۔ اس میں اسلم کے متعلق کچھ کہا گیا ہے۔ لہٰذا اس جملے میں "اسلم" مسندالیہ ہے۔

downloaded from https://infohubhamsussed.com/

Scanned with CamScanner

1. مترادف یا ہم معنی الفاظ

مترادف الفاظ PEF , PCTB

ہم معنی لفظوں کو مترادف الفاظ کہتے ہیں۔

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
اجالا	روشنی	انسان	بشر	امر	حکم
الفت	محبت	اقامت	قیام	جاہل	اَن پڑھ
امیر	دولت مند	استاد	معلم	اختر	کوکب
آغاز	ابتدا	اجنبی	ناواقف	آفتاب	سورج
آنکھ	چشم	آسان	سہل	آس	امید
آرام	آسائش	آسمان	فلک	آواز	صدا
تن	جسم	تحمل	بردباری	تاریکی	اندھیرا
پہاڑ	جبل	پاگل	دیوانہ	پتلا	دبلا
باپ	والد	ٹھنڈا	سرد	تر	گیلا
ٹھنڈ	سردی	ثنا	حمد	بہادر	شجاع
بہشت	جنت	پختہ	پکا	بد	برا
پھل	ثمر	بدن	جسم	برس	سال
جدائی	فرقت	حادثہ	سانحہ	جدید	نیا
حیا	شرم	خسارہ	نقصان	خوف	ہراس
خوشی	مسرت	خورشید	سورج	جدا	الگ
جیت	فتح	جعلی	نقلی	جمیل	حسین
چھٹی	رخصت	جمال	حسن	راہ	راستہ
دانا	عقلمند	زر	جواہر	دشوار	مشکل
رنج	ملال	دکھ	غم	سُندر	خوب صورت
باغ	چمن	گیت	نغمہ	دن	روز
رات	شب	خواہش	تمنا	مصروف	مشغول
یقین	ایمان	مساوی	برابر	آمادہ	تیار
رحم دل	مہربان	حق دار	مستحق	غریب	مفلس
قرض	ادھار	گاؤں	دیہات	بوڑھا	ضعیف
مصیبت	تکلیف	پرندہ	طائر	ہریالی	سبزہ
درد	تکلیف	ترقی	کمال	دَور	زمانہ
تباہی	بربادی	سنگ دل	ظالم	عزم	ہمت
دشمن	عدو	بے چین	بے قرار	ہدف	نشانہ

شجاعت	بہادری	بے مثال	بے نظیر	
			زندگی	حیات

2. متضاد الفاظ

متضاد الفاظ PEF , PCTB

جو الفاظ معنوں کے لحاظ سے ایک دوسرے کی ضد یا اُلٹ ہوں انھیں متضاد الفاظ کہتے ہیں جیسے دن کی ضد رات، نیکی کی بدی اور روشنی کی ضد تاریکی یا اندھیرا ہے۔

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
کامیاب	ناکام	اعلیٰ	ادنیٰ	زندگی	موت
مشرق	مغرب	طلوع	غروب	بدقسمتی	خوش قسمتی
جنت	جہنم	فسانہ	حقیقت	بہار	خزاں
خوشی	غم	دن	رات	خواب	حقیقت
کامیاب	ناکام	مصروف	فارغ	شہرت	گمنامی
قدرتی	مصنوعی	خوش حالی	بدحالی	زرخیز	بنجر
خوش ذائقہ	بدذائقہ	فلک بوس	زمین بوس	ترقی	تنزلی
سحر	شام	اٹھو	بیٹھو	بےخطر	پُرخطر
آگے	پیچھے	بعد	پہلے	ختم	آغاز
سمجھ	ناسمجھ	بگاڑنا	سنوارنا	آہ	واہ
زمین	آسمان	شور	خاموشی	آلودگی	صفائی
کثافت	لطافت	بلندی	پستی	طلوع	غروب
اختتام	آغاز	ترقی	تنزلی	مصنوعی	قدرتی
منفی	مثبت	بدگمانی	خوش گمانی	خوش گوار	ناگوار
امن	جنگ	گورا	کالا	امیر	غریب
مہذب	غیر مہذب	بہادُر	بزدل	محفوظ	غیر محفوظ
میلا	اجلا	ترقی	تنزلی	آمد	رفت
بیداری	خواب	اعلیٰ	ادنیٰ	عوام	خواص
بہادری	بزدلی	مسلم	غیر مسلم	عام	خاص
ضروری	غیر ضروری	عروج	زوال	طویل	عریض
نامور	گمنام	انسان	حیوان	نقصان	نفع
خودغرضی	ایثار	تنگی	کشادگی	انکار	اقرار
زندہ	مردہ	زندگی	موت	انسانی	حیوانی
دیہاتی	شہری	اکثریت	اقلیت	زرخیز	بنجر
خوشحال	بدحال	ترقی	تنزلی	ڈوبنا	تیرنا

Scanned with CamScanner

3. محاورات

روزمرہ اور محاورہ

روزمرہ: دو یا دو سے زیادہ الفاظ کا وہ مرکب جو اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوتا ہو یا اہل زبان کے عام اسلوب بیان یا بول چال کے مطابق ہو جیسے آئے روز، انیس بیس کا فرق ان کو اگر کوئی آئے دن یا اٹھارہ بیس کا فرق بولے گا تو غلط ہوگا۔

محاورہ: محاورہ کے لغوی معنی بات چیت کرنے کے ہیں مگر قواعد میں محاورہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ کا وہ مجموعہ ہے جو اپنے حقیقی معنوں میں استعمال نہ ہوتا ہو مثلاً چھاتی پر مونگ دلنا، ناکوں چنے چبوانا ان دونوں محاورات کا معنی تنگ کرنا ہے اور حقیقت میں کسی کی چھاتی پر نہ تو مونگ دلا جاتا ہے اور نہ کسی کو ناک کے ذریعے چنے چبوائے جاتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ حقیقی معنی قرار دئے جاتے۔ لہٰذا دو یا دو الفاظ کا مجازی معنوں میں استعمال محاورہ کہلاتا ہے۔

روزمرہ اور محاورہ میں فرق: (1) روزمرہ اپنے اصلی اور حقیقی معنوں میں استعمال ہوتا ہے جب کہ محاورہ مجازی یا مرادی معنی دیتا ہے۔ (2) ہر محاورہ روزمرہ ہو سکتا ہے لیکن روزمرہ محاورہ نہیں ہوتا۔ (3) روزمرہ ایک ہی مفرد کلمے کا بھی ہو سکتا ہے اور اس کے ساتھ فعل یا مصدر کا آنا ضروری نہیں ہے جب کہ محاورے میں دو یا دو سے زیادہ الفاظ ہوتے ہیں اور اس میں فعل یا مصدر کا آنا ضروری ہے جیسے آسمان ٹوٹ پڑنا (مصیبت آنا) چاند پر تھوکنا (تہمت لگانا) خونِ دل پینا (غصہ کرنا) محاورات ہیں۔

محاورات	معنی	استعمال
آنکھیں چرانا	سامنے نہ آنا	اکرم جلسے میں موجود تھا مگر مجھے دیکھ کر آنکھیں چرا گیا۔
آپے سے باہر ہونا	غصے میں آنا	علی گالی سن کر آپے سے باہر ہو گیا۔
آب آب ہونا	شرمندہ ہونا	احمد چوری کرتے ہوئے پکڑا گیا تو مارے شرم کے آب آب ہو گیا۔
اوسان خطا ہونا	سخت گھبرا جانا	شیر کو دیکھ کر حمید کے اوسان خطا ہو گئے۔
آنکھ کا تارا ہونا	بہت ہی پیارا	عدیل اپنی خوبیوں کی وجہ سے استاد کی آنکھ کا تارا ہے۔
باتوں میں آنا	فریب کھانا	اسلم اتنا سادہ ہے کہ سب کی باتوں میں آ جاتا ہے۔
باغ باغ ہونا	خوش ہونا	ماں بیٹے کو دیکھ کر باغ باغ ہو گئی۔
پیٹھ دکھانا	بھاگ جانا	بزدل لوگ میدان جنگ میں پیٹھ دکھا کر بھاگ جاتے ہیں۔
تن بدن میں آگ لگنا	بہت غصہ آنا	اسلم نے عمر پر چوری کا الزام لگایا تو اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔
جی بھر آنا	دل پر اثر ہونا	کلیم کی درد بھری داستان سن کر میرا جی بھر آیا
جان پر کھیلنا	جان قربان کرنا	رضا کار نے اپنی جان پر کھیل کر بچے کی جان بچائی۔
جی چرانا	کام نہ کرنا	جو لوگ محنت سے جی چراتے ہیں وہ ہمیشہ ناکام ہوتے ہیں۔
چار چاند لگانا	رونق اور عزت بڑھانا	انجم نے اول پوزیشن حاصل کر کے والدین کی عزت کو چار چاند لگا دیے۔
مٹھی گرم کرنا	رشوت دینا	آج کل مٹھی گرم کیے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا۔
فراٹے بھرنا	تیز دوڑنا	گاڑی فراٹے بھرتی ہوئی جا رہی ہے۔
گل کھلانا	عجیب کام کرنا	شاہد اتنا شرارتی ہے کہ ہر روز نیا گل کھلاتا ہے۔

4. ضرب الامثال

ضرب الامثال PEF , PCTB

جب کوئی واقعہ تجربہ میں صحیح اور سچا ثابت ہو جائے وہ ایک ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ عوام اپنی گفتگو میں موقع کی مناسبت سے اس کو استعمال کرنے لگتے ہیں۔ ایسی کئی ضرب الامثال ہیں جو تجربہ اور مشاہدہ کا نچوڑ ہیں۔ ذیل میں آپ کے مطالعہ کے لیے چند ایک ضرب الامثال بیان کی جا رہی ہے۔

ضرب المثل	مطلب اور موقع محل
کاٹھ کی ہنڈیا بار بار نہیں چڑھتی	جھوٹ بار بار نہیں چلتا۔
گنجی کبوتری محلوں میں ڈیرا	نکمے آدمی کو بڑا رتبہ مل جانا
ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات	بڑے لوگ بچپن ہی سے ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔
یار زندہ صحبت باقی	جیتے رہے تو پھر ملیں گے۔
لڈو کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہوتا	خالی باتوں سے کام نہیں چلتا عمل کی ضرورت ہے۔
مدعی چست گواہ ست	اصل خاموش دوسرا اس کی جگہ لے لے۔
ملاں کی دوڑ مسجد تک	ہر کوئی اپنی حیثیت کے مطابق ہی رسائی رکھتا ہے۔
نام بڑا درشن چھوٹے	معمولی آدمی کا زیادہ مشہور ہو جانا
جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے	اللہ سب سے بڑا بچانے والا ہے۔
لوٹ کے بدھو گھر کو آئے	ناکارہ آدمی کے گھوم پھر کر رات کو گھر آنے پر بولا جاتا ہے۔
جان بچی سو لاکھوں پائے	جان سب سے زیادہ قیمتی ہے۔

5. الفاظ کے جوڑے

الفاظ کے جوڑے PEF , PCTB

ہماری اُردو زبان میں سے ایسے الفاظ موجود ہیں۔ جو جوڑوں کی صورت میں لکھے جاتے ہیں۔

1. مترادف، متضاد، واحد جمع یا مذکر مونث کے جوڑے

ایک لفظ کا کسی دوسرے لفظ کے ساتھ کئی طرح کا تعلق ہوتا ہے۔ مثلاً دو لفظ آپس میں الٹ معنی کے ہو سکتے ہیں۔ وہ ایک ہی معنی رکھنے والے بھی ہو سکتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

وہ آپس میں واحد جمع یا تذکیر و تانیث کا تعلق بھی رکھے ہوئے ہو سکتے ہیں۔ یا ان کے علاوہ قواعد میں ان کی حیثیت واضح ہو رہی ہوتی ہے۔ اس طرح سے ملائے گئے الفاظ کو "الفاظ کے جوڑے" کہا جاتا ہے۔ اور انہی الفاظ کو ایک دوسرے کے متعلقہ الفاظ بھی کہا جاتا ہے۔ مثلاً (یار، دوست) (دوست، دشمن) (یوم آزادی/14 اگست) (پر، کو رحرف جار) وغیرہ۔

2. لفظوں کی تکرار

تعریف: اگر فقرے میں ایک ہی لفظ تکرار کے ساتھ استعمال ہو تو اسے لفظوں کا جوڑا کہتے ہیں۔

مثالیں: ۱۔ وہ جاتے جاتے رہ گیا۔ ۲۔ وہ روتے روتے سو گیا۔
۳۔ وہ کھاتے کھاتے رُک گیا۔ ۴۔ پنکھا چلتے چلتے رُک گیا۔

وضاحت: مندرجہ بالا فقرات میں خط کشیدہ الفظ "الفاظ کے جوڑے" کہلاتے ہیں۔ یہ فقرے میں ایک شکل میں استعمال ہوئے ہیں۔

3. تجنیس اور متشابہ الفاظ (PCTB)

متشابہ الفاظ تین طرح کے ہوتے ہیں۔

(i) وہ متشابہ الفاظ جن کی اِملا ایک سی ہو مگر اعراب میں فرق ہو۔ کل، کُل، دیر، دَیر، گُل، گِل بیل، بَیل

مثالیں: ۱۔ چوہا بِل میں گھس گیا۔ ۲۔ رسی میں بَل ہے۔

وضاحت: مندرجہ بالا فقرات میں خط کشیدہ الفاظ متشابہ الفاظ ہیں۔

(ii) وہ متشابہ الفاظ جن کی آواز ایک ہو مگر املا میں فرق ہو۔

مثالیں: ☆ میں نے حساب بے باق کر دیا ہے۔
☆ وہ بے باک لیڈر ہے۔

وضاحت: مندرجہ بالا فقرات میں خط کشیدہ متشابہ الفاظ کہلاتے ہیں۔

(iii) "املا اور اعراب میں مختلف جوڑے"

تعریف: یہ وہ متشابہ الفاظ ہیں جس کے اعراب املا اور معانی ایک دوسرے سے مختلف ہیں مثلاً

الفاظ	معنی	جملے
حَلال	پاکیزہ	رزق حلال عین عبادت ہے۔
ہلال	پہلی کا چاند	شوال کا ہلال عید کی خوشی لایا۔

تجنیس: مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کریں۔

۱۔ میں نے اس کو قلم دیا۔ ۲۔ اس نے دیا روشن کیا۔
۳۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مانگ۔ ۴۔ اس نے اپنی مانگ میں سیندور بھرا۔
۵۔ کل سے میرے کان میں درد ہے۔ ۶۔ یہاں کوئلے کی ایک کان ہے۔

ان جملوں میں دیا، دیا، مانگ، مانگ، کان اور کان کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جن کا املا اور اعراب ایک ہیں مگر معانی کے حوالے سے مختلف ہیں۔ الفاظ میں پایا جانے والا یہ رشتہ تجنیس کہلاتا ہے۔ تجنیس اور متشابہ الفاظ میں یہ فرق ہے کہ تجنیس میں الفاظ اعراب اور املا میں مکمل طور پر ایک جیسے ہوتے ہیں جب کہ متشابہ الفاظ میں اعراب اور املا کا فرق پایا جاتا ہے۔

تجنیس لفظی: ایسے الفاظ جن کی املا بھی ایک ہو، آواز بھی ایک ہو اور اعراب بھی ایک ہوں جیسے کان، کان اور دیا، دیا۔

متشابہ الفاظ (ہم آواز)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نفس	سانس	نفس	خواہش
عمر	ایک نام	عمر	زندگی
پارہ	ٹکڑا	پارا	دھات کا نام
کرم	مہربانی	کِرم	کیڑا
منت	نذر ماننا	مِنت	التجا کرنا
آب	پانی	آب	چمک
شکوہ	شکایت	شکوہ	شان و شوکت
میل	گندگی	میل	ملاقات
نالہ	رونا دھونا	نالہ	ندی
علم	جاننا	علم	جھنڈا

متلازم الفاظ

متلازم یا گروہی الفاظ: ایسے الفاظ جن کو زبان پر لاتے ہی ان سے متعلقہ اور بہت سے الفاظ ذہن میں آ جائیں، متلازم یا گروہی الفاظ کہلاتے ہیں۔

وضاحت: "گرمی نے بہت ستایا ہوا تھا اچانک سیاہ بادل نمودار ہوئے۔ بادلوں کی گھن گرج میں بجلی بھی چمکی۔ پہلے چھوٹی چھوٹی بوندیں گرنے لگیں پھر تیز بارش شروع ہو گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے جل تھل ہو گیا"

مندرجہ ذیل پیرا میں کچھ ایسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جن کا تعلق بارش سے ہے مثلاً بادل، گرج، بجلی، بوندیں وغیرہ۔ ایسے الفاظ جن کا تعلق ایک ہی موضوع سے ہو متلازم یا گروہی الفاظ کہلاتے ہیں۔

موضوعات اور گروہی الفاظ

	الفاظ	تلازمات
.1	خاندان	والدین، اولاد، گھر، رشتے دار، سربراہ، بچے، بوڑھے، چچا، ماموں، خالہ
.2	کتاب	اوراق، صفحات، مصنف، مترجم، پبلشرز، چھاپہ خانہ، قیمت
.3	قرآن مجید	آیت، الہامی کتاب، رکوع، سجدہ، سورت، قاری، قرأت، مقابلہ حُسن قرأت، حافظ، پارہ، رکوع
.4	مرغی خانہ	پولٹری، برائلر، لیئر، چوزے، خوراک، پانی، برتن، مالک، ملازم، انجکشن، گوشت
.5	فیکٹری	مالک، مزدور، پروڈکٹ، خام مال، تیار مال، ٹیکس، ٹرک، ٹرالر، چمنی، دھواں، روشنی، بجلی، گیس، یونین
.6	کمرہ	چار دیواری، کیلنڈر، بیڈ، کرسی، میز، جائے نماز، چھت، پنکھا، ٹی وی
.7	ٹی وی	کیبل، PTV، ٹرالی، میز، سوئچ، تار، اینٹینا
.8	کمپیوٹر	کی بورڈ، مانیٹر، ماؤس، سرکٹ، انٹرنیٹ، ان پیج، ورڈ
.9	آسمان	سورج، تارے، چاند، بادل، ہوا، پرندے، اونچا

downloaded from https://infokhubhmississed.com

Scanned with CamScanner

.10	ہوٹل	بیرا، مالک، گاہک، پلیٹ، گلاس، کرسی، میز کھانا، بوتل، ٹپ

6. نامکمل جملوں کی تکمیل

نامکمل جملوں کو مکمل کرنا PEF , PCTB

نامکمل جملوں کو مکمل کرنے کے لئے خالی جگہوں پر کئی ایک الفاظ استعمال ہو سکتے ہیں۔ مثلاً
"ہم ______ میں کھیلتے ہیں۔" اس جملے میں خالی جگہ پر گھر، میدان، سکول، بازار وغیرہ کے الفاظ میں سے کوئی بھی لفظ لگائیں فقرہ مکمل ہو جاتا ہے۔ لیکن آفاقی سچائیاں یا ضرب الامثال والے جملے صرف مخصوص الفاظ کے ذریعے ہی مکمل ہو سکتے ہیں۔ مثلاً
"______ اور ______ چار ہوتے ہیں۔" اس جملے کو مکمل کرنے کے لئے ہمیں دو اور دو ہی لگانا پڑے گا۔ "ایک اور تین" یا "تین اور ایک" کا استعمال غلط ہو گا اسی طرح "دھوبی کا ______ گھر کا نہ گھاٹ کا" اس جملے کو مکمل کرنے کے لیے "کتا" ہی استعمال ہو گا۔ کیونکہ ضرب المثل میں کتا ہی بولا جاتا ہے۔ دھوبی کا گدھا یا گھوڑا وغیرہ استعمال نہ ہو گا۔
نامکمل فقرات کو مکمل کرنا

نامکمل فقرات	مکمل فقرات
یہ میدان و۔۔۔۔ بنائے ہیں کس نے؟	یہ میدان و صحرا بنائے ہیں کس نے؟
یہ بل کھاتے دریا۔۔۔ ہیں کس نے؟	یہ بل کھاتے دریا بہائے ہیں کس نے؟
۔۔۔ ہیں کس نے فلک پر ستارے؟	سجائے ہیں کس نے فلک پر ستارے؟
بنائے ہیں کس نے یہ موسم۔۔۔۔۔؟	بنائے ہیں کس نے یہ موسم سہانے؟
یہ۔۔۔ میں پھولوں کی رنگیں قطاریں	یہ گلشن میں پھولوں کی رنگیں قطاریں
یہ چاند اور۔۔۔۔۔ بنائے ہیں کس نے؟	یہ چاند اور سورج بنائے ہیں کس نے؟
انسانیت کا۔۔۔۔۔ انسان کو دکھایا	انسانیت کا رستہ انسان کو دکھایا
دُنیا سنوارنے کے سمجھائے سب ۔۔۔۔۔	دُنیا سنوارنے کے سمجھائے سب طریقے
عقبیٰ ہو جس سے۔۔۔ وہ راز بھی بتایا	عقبیٰ ہو جس سے بہتر وہ راز بھی بتایا
جو راستہ تھا سیدھا۔۔۔۔ کو بتایا	جو راستہ تھا سیدھا اک ایک کو بتایا
ہر آدمی پہ کھولا۔۔۔۔۔ کا راز اُس نے	ہر آدمی پہ کھولا محنت کا راز اُس نے
جو۔۔۔۔۔ رہے تھے غافل، آ کر اُنھیں جگایا	جو سو رہے تھے غافل، آ کر اُنھیں جگایا
پھیلیں جہاں میں ہر سُو۔۔۔ کی شعاعیں	پھیلیں جہاں میں ہر سُو توحید کی شعاعیں
بھولی ہوئی تھی دُنیا۔۔۔۔ خدا کو محشر	بھولی ہوئی تھی دُنیا اپنے خدا کو محشر
مہمان نے۔۔۔۔ کا شکریہ ادا کیا۔	مہمان نے میزبان کا شکریہ ادا کیا۔
میں فارغ ہوں جب کہ میری بہن کام میں۔۔۔۔ ہے۔	میں فارغ ہوں جب کہ میری بہن کام میں معروف ہے۔
وہ رات کو جلدی نہیں سویا تھا، اس لیے وہ صبح۔۔۔۔ سے اُٹھا۔	وہ رات کو جلدی نہیں سویا تھا، اس لیے وہ صبح دیر سے اُٹھا۔
دیہاتی اور۔۔۔۔۔۔ زندگی میں بہت فرق ہے۔	دیہاتی اور شہری زندگی میں بہت فرق ہے۔
تازہ روٹی کھاؤ۔۔۔ روٹی کھانے سے پیٹ میں درد ہو سکتا ہے۔	تازہ روٹی کھاؤ، باسی روٹی کھانے سے پیٹ میں درد ہو سکتا ہے۔
امیروں کو۔۔۔۔۔ کا خیال رکھنا چاہیے۔	امیروں کو غریبوں کا خیال رکھنا چاہیے۔
نہ ہو کیوں ہمیں۔۔۔۔ سے پیارا وطن	نہ ہو کیوں ہمیں جاں سے پیارا وطن
سہانا ہے۔۔۔۔۔۔ ہے سارا وطن	سہانا ہے، سُندر ہے سارا وطن
یہ سرسبز جنگل۔۔۔۔۔ ہوئے	یہ سرسبز جنگل لہکتے ہوئے
بہاریں ہیں۔۔۔۔ میں چھائی ہوئی	بہاریں ہیں باغوں میں چھائی ہوئی
گھٹائیں ہیں کیا۔۔۔۔ لائی ہوئی	گھٹائیں ہیں کیا رنگ لائی ہوئی

7. غلط جملوں کی درستی

غلط فقرات کی تصحیح PCTB

قواعد کی رو سے غلط جملوں کو درست کرنے کے لیے مندرجہ ذیل ہدایات ذہن نشین کر لیں:

(i) اگر فقرے میں فاعل واحد ہو تو فعل بھی واحد اور اگر فاعل جمع ہو تو فعل بھی جمع ہو گا۔ مثلاً لڑکی بھاگی۔ لڑکیاں بھاگیں۔

(ii) اگر جملے میں فاعل مذکر ہو تو فعل بھی مذکر ہو گا اور اگر فاعل مؤنث ہو تو فعل مؤنث ہو گا۔ مثلاً لڑکا آیا۔ لڑکی آئی۔

(iii) تعظیم کے لیے آپ کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور فعل ہمیشہ جمع استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً آپ کھانا کھائیں۔

(iv) اگر کوئی فقرہ مختلف جنسوں یا اسموں پر مشتمل ہو تو فعل آخری اسم یا جنس کے مطابق لگاتے ہیں۔ مثلاً بیل دوڑ رہے ہیں۔ بیل اور گائیں دوڑ رہی ہیں۔

(v) اگر کسی فقرے میں دو مفعول ہوں تو فعل آخری مفعول کے مطابق ہو گا مثلاً احمد نے انار اور امرود کھائے۔

(vi) ایک ہی فقرے میں دو ہم معنی الفاظ کا استعمال غلط ہے۔ مثلاً
ماہ رمضان کے مہینے میں روزے رکھنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ (غلط)
ماہ رمضان میں روزے رکھنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ (درست)

(vii) مصدر کے ساتھ "نے" اور "کو" کا استعمال صحیح نہیں ہے۔ مثلاً
میں نے لاہور جانا ہے۔ (غلط)
مجھے لاہور جانا ہے۔ (درست)

(viii) دادا، نانا، ابا، پھوپھا کے آخری الف کو "ے" سے بدلنا درست نہیں مثلاً دادا سے دادے اور نانا سے نانے لکھنا غلط ہے۔

(ix) بھانجا، بھتیجا، پوتا، نواسا کے آخری الف کو "ے" سے بدلا جا سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

مثلاً بھانجا سے بھانجے، نواسا سے نواسے۔

(x) بعض اوقات فقرے میں ہجوں کی غلطی رکھی جاتی ہے۔ جو غور سے پڑھنے پر ہی معلوم کی جاسکتی ہے۔ مثلاً احمد بڑا چالاق ہے، میں (چالاق) غلط ہے، درست لفظ (چالاک) ہے۔

(xi) بعض الفاظ کی آواز ایک جیسی ہوتی ہے مگر مطلب مختلف ہوتا ہے۔ ان الفاظ کا بھی خیال رکھیں۔

(xii) "نہ" کے فوراً بعد ہی، نہیں آتا۔ مثلاً نہ ہی اکرم آیا اور نہ ہی جاوید، (غلط) ہے۔ جبکہ، نہ اکرم ہی آیا اور نہ جاوید۔ (درست) ہے۔

(روزمرہ اور محاورہ کے لحاظ سے) اہل زبان کی عام بول چال کو روزمرہ کہا جاتا ہے۔ اس زبان میں الفاظ اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں، جب کہ محاورہ دو یا دو سے زیادہ لفظوں کا ایسا مجموعہ ہے جو اپنے غیر حقیقی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ کسی بھی زبان کو درست بولنے یا لکھنے کے لیے اس کے روزمرہ اور محاورے سے آشنائی ضروری ہے۔ اگر خلاف زبان کوئی لفظ بولا یا لکھا جائے تو وہ غلط شمار ہوگا۔ ذیل میں ایسی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں جن میں روزمرے یا محاورے کی غلطی موجود ہے۔

غلط فقرات	صحیح فقرات
میں آج سکول نہیں جاؤں گا چونکہ میں بیمار ہوں۔	میں آج سکول نہیں جاؤں گا کیونکہ میں بیمار ہوں۔
یہاں ہر امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔	یہاں ہر مرض کا علاج کیا جاتا ہے۔
نہ ہی تم آتے ہو نہ اسلم آتا ہے۔	نہ تم آتے ہو نہ اسلم آتا ہے۔
ندیم نے کھانا کھایا نہ ہی چائے پی۔	ندیم نے کھانا کھایا نہ چائے پی۔
صائمہ نے لاہور جانا ہے۔	صائمہ کو لاہور جانا ہے۔
اس نے پانی پینا ہے۔	اسے پانی پینا ہے۔
تم نے یہ کام کرنا تھا۔	تمہیں یہ کام کرنا تھا۔
میں نے پشاور جانا ہے۔	مجھے پشاور جانا ہے۔
حضرت موسیٰ کوہ طور کے پہاڑ پر گئے۔	حضرت موسیٰ کوہ طور پر گئے۔
ماہ رمضان کے مہینے میں عبادت کرنا بڑا ثواب ہے۔	ماہ رمضان میں عبادت کرنا بڑا ثواب ہے۔
ناہید باقاعدہ طور پر سکول جاتی ہے۔	ناہید باقاعدہ سکول جاتی ہے۔
بڑھیا عورت بس کے حادثہ میں ماری گئی	بڑھیا بس کے حادثہ میں ماری گئی۔
حامد، رشید اور جمیل چلا گیا	حامد، رشید اور جمیل چلے گئے۔
میں نے قلم دوات اور پنسل خریدا۔	میں نے قلم دوات اور پنسل خریدی۔
انور، امجد اور شاہدہ چلی گئیں۔	انور، امجد اور شاہدہ چلے گئے۔
جب میں نے ہوش سنبھالی تو پاکستان بن چکا تھا۔	جب میں نے ہوش سنبھالا تو پاکستان بن چکا تھا۔
ایسی کھیل نہ کھیلو جس میں نقصان ہو۔	ایسا کھیل نہ کھیلو جس میں نقصان ہو۔
کیا تم نے تار دے دی ہے۔	کیا تم نے تار دے دیا ہے۔
میرے قلم کھو گئی ہے۔	میرا قلم کھو گیا ہے۔
میرے کان میں درد ہو رہی ہے۔	میرے کان میں درد ہو رہا ہے۔
بازار سے چار روپے کی دہی لاؤ۔	بازار سے چار روپے کا دہی لاؤ۔
کوئی آدمی کا اعتبار نہیں۔	کسی آدمی کا اعتبار نہیں۔
ہسپتال میں ہر امراض کا علاج ہوتا ہے۔	ہسپتال میں ہر مرض کا علاج ہوتا ہے۔
نوخیز اور بابر اور فیصل بھائی ہیں۔	نوخیز، بابر اور فیصل بھائی ہیں۔
ہلال کی کمائی میں برکت ہے۔	حلال کی کمائی میں برکت ہے۔
وہ بوڑھا آدمی آ رہا ہے۔	وہ بوڑھا آ رہا ہے۔
تاج محل سنگ مرمر کے پتھر سے بنا ہے۔	تاج محل سنگ مرمر سے بنا ہے۔
ہمیں جمعہ کے دن چھٹی ہوتی ہے۔	ہمیں جمعہ کو چھٹی ہوتی ہے۔
آب زم زم کے پانی سے وضو کرو۔	آب زم زم سے وضو کرو۔
آپ کا سائیکل کہاں ہے۔	آپ کی سائیکل کہاں ہے؟
یہ پتھر بہت بھارا ہے۔	یہ پتھر بہت بھاری ہے۔
اسے عام طور پر قبض رہتی ہے۔	اسے عام طور پر قبض رہتا ہے۔
آج کی اخبار کہاں ہے۔	آج کا اخبار کہاں ہے؟
آپ کی مزاج کیسی ہے۔	آپ کا مزاج کیسا ہے؟
سعید اچھا اردو بولتا ہے۔	سعید اچھی اردو بولتا ہے۔
بھوکے کو کھانا کھلانا صواب ہے۔	بھوکے کو کھانا کھلانا ثواب ہے۔
ہمارے استاد بڑے کابل ہیں۔	ہمارے استاد بڑے قابل ہیں۔
آپ میرے لئے دوا کریں۔	آپ میرے لئے دعا کریں۔
جھوٹے پر خدا کی لانت ہو۔	جھوٹے پر خدا کی لعنت ہو۔
السلام علیکم کے بعد عرض ہو۔	السلام علیکم کے بعد عرض ہے۔
مہمان کی خاطر تواز و کرو۔	مہمان کی خاطر تواضع کرو۔
اسلم نے کامیابی حاصل کرنے کے لیے خون اور پسینے کو ایک کر دیا۔	اسلم نے کامیابی حاصل کرنے کے لیے خون اور پسینہ ایک کر دیا۔
آج کل نعیم کی دسوں انگلیاں گھی میں ہیں	آج کل نعیم کی پانچوں انگلیاں گھی میں ہیں
زاہد کی کامیابی کا سہرا آپ کے سر پر ہے۔	زاہد کی کامیابی کا سہرا آپ کے سر ہے۔
میری ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔	مجھ سے ان کی ملاقات نہیں ہوئی۔
وہ عورت بڑی لڑاکی ہے۔	وہ عورت بڑی لڑاکا ہے۔
اختر کراچی کے لیے روانہ ہوگیا۔	اختر کراچی روانہ ہوگیا۔
استاد کی نصیحت کا برا نہیں منانا چاہیے	استاد کی نصیحت کا برا نہیں ماننا چاہیے۔
اسلم نے مجھے گالی نکالی ہے۔	اسلم نے مجھے گالی دی ہے۔
یہ بات مجھے سمجھ آ گئی ہے۔	یہ بات میری سمجھ میں آ گئی ہے۔
اکرم اور مجید کے علاوہ سب لاہور گئے تھے	اکرم اور مجید کے سوا سب لاہور گئے تھے
کیونکہ وہ غیر حاضر رہا اس لیے اس کا نام خارج ہوگیا۔	چونکہ وہ غیر حاضر رہا اس لیے اس کا نام خارج ہوگیا۔
میں آپ کا مشکور ہوں گا۔	میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔
میرے کو یہ سن کر دکھ ہوا۔	مجھے یہ سن کر دکھ ہوا۔
خیریت نیک مطلوب چاہتی ہوں۔	تمہاری خیریت نیک چاہتی ہوں۔

Scanned with CamScanner

وہ بدھ وار کے دن آیا۔	وہ بدھ کے دن آیا۔

8. اعراب لگانا

اعراب کا استعمال PEF , PCTB

الفاظ	اعراب	الفاظ	اعراب
استقبال	اِسْتِقْبَالْ	جانب	جَانِبْ
مغرب	مَغْرِبْ	وقت	وَقْتْ
فارغ	فَارِغْ	خالص	خَالِصْ
نظم	نَظْمْ	ضبط	ضَبْطْ
عربی	عَرَبِی	شعار	شِعَارْ
انتشار	اِنْتِشَارْ	درس	دَرْسْ
ممالک	مُمَالِکْ	تعلق	تَعَلُّقْ
تغیر	تَغَیُّرْ	تبدل	تَبَدُّلْ
نظام	نِظَامْ	سبق	سَبَقْ
مطالعہ	مُطَالِعَہ	اتحاد	اِتِّحَادْ
تجربہ	تَجْرِبَہ	عملی	عَمَلِی
مظاہرہ	مُظَاہِرَہ	فضا	فِضَا
جستجو	جُسْتُجُو	وطن	وَطَنْ
سنسکرت	سَنْسکْرِتْ	معیار	مِعْیَارْ
صنعت	صَنْعَتْ	مثال	مِثَالْ
لباس	لِبَاسْ	سحر	سَحَرْ
مضطرب	مُضْطَرِبْ	ختم	خَتْمْ
سفر	سَفَرْ	مرحلہ	مَرْحَلَہ
قدم	قَدَمْ	منزل	مَنْزِلْ
اثر	اَثَرْ	حسن	حُسْنْ
نشان	نِشَانْ	درد	دَرْدْ
برق	بَرْقْ	غارت	غَارَتْ
فخر	فَخْرْ	فضا	فِضَا
ہلال	ہِلَالْ	ادب	اَدَبْ
احترام	اِحْتِرَامْ	اختتام	اِخْتِتَامْ
طالبات	طَالِبَاتْ	شکل	شَکْلْ
شناخت	شَنَاخْتْ	دکان	دُکَانْ
بارش	بَارِشْ	توجہ	تَوَجُّہ
توقع	تَوَقُّعْ	متصل	مُتَّصِلْ
شبہ	شُبْہَہ	سبق	سَبَقْ
امتحان	اِمْتِحَانْ	معاشرہ	مُعَاشَرَہ
احترام	اِحْتِرَامْ	نسل	نَسْلْ
احتراز	اِحْتِرَازْ	استعمال	اِسْتِعْمَالْ
مہذب	مُہَذَّبْ	نادم	نَادِمْ
تکبر	تَکَبُّرْ	اساتذہ	اَسَاتِذَہ
سبق	سَبَقْ	انتظار	اِنْتِظَارْ
نشست	نَشِسْتْ	ادب	اَدَبْ
جماعت	جَمَاعَتْ	اجازت	اِجَازَتْ
طلب	طَلَبْ	تربیت	تَرْبِیَتْ
تحفظ	تَحَفُّظْ	محافظ	مُحَافِظْ
توجہ	تَوَجُّہ	دگر	دِگَرْ
بغل	بَغَلْ	سفر	سَفَرْ
خطر	خَطَرْ	قدم	قَدَمْ
خلافت	خِلَافَتْ	موقف	مُوَقِّفْ
تعاون	تَعَاوُنْ	حصول	حُصُوْلْ
سلسلے	سِلْسِلے	سکت	سَکَتْ
عروج	عُرُوْج	احتجاج	اِحْتِجَاج
توازن	تَوَازُنْ	منعقد	مُنْعَقِدْ
اخوت	اُخُوَّتْ	یگانگت	یَگَانْگَتْ
اصل	اَصْلْ	جسد	جَسَدْ
مہاجر	مُہَاجِرْ	سمت	سَمْتْ
شجاعت	شُجَاعَتْ	مسلط	مُسَلَّطْ
اسلحہ	اَسْلِحَہ	مقابل	مُقَابِلْ
غلط	غَلَطْ	غیور	غَیُوْرْ

9. قافیہ ردیف PCTB

قافیہ: غزل یا نظم میں ہم آواز اور ہم وزن حرف جو شعر کے آخر میں ردیف سے پہلے بار بار آئے اسے قافیہ کہتے ہیں۔

ردیف: ایسے الفاظ جو شعر کے آخر میں قافیہ کے بعد بار بار دہرائے جائیں، ردیف کہلاتے ہیں۔

مثال 1:

کالم "الف"	قافیہ	ردیف
چلی تو مسافر	اچھلنے	لگے ہیں

جو بیٹھے ہوئے تھے وہ	جلنے	لگے ہیں
قدم جا کے گھٹنوں سے	ٹکنے	لگے ہیں
جو کھایا پیا تھا	اگلنے	لگے ہیں

مثال 2:

نہ ہو کیوں ہمیں جاں سے پیارا وطن	ہے جنت کا ٹکڑا ہمارا وطن
سُہانا ہے، سُندر ہے سارا وطن	ہمارا وطن، پیارا پیارا وطن

اوپر دیے گئے شعروں میں آنے والے الفاظ پیارا، ہمارا، سارا ایک جیسی آواز دیتے ہیں، ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہا جاتا ہے۔ شعروں کے آخر میں "وطن" کا لفظ بار بار دُہرایا گیا ہے۔ ہو بہو دُہرائے جانے والے لفظ یا الفاظ کو ردیف کہتے ہیں

مثال 3:

یہ سرسبز جنگل لہکتے ہوئے	یہ باغوں کے منظر مہکتے ہوئے
بہاریں ہیں باغوں میں چھائی ہوئی	گھٹائیں ہیں کیا رنگ لائی ہوئی

شعر نمبر 1: قافیہ: لہکتے، مہکتے۔ ردیف: ہوئے۔
شعر نمبر 2: قافیہ: چھائی، لائی۔ ردیف: ہوئی۔

10. سابقے لاحقے (PCTB)

سابقہ یا لاحقہ دراصل ایک حرف یا ایک لفظ ہوتا ہے، جو کسی اسم کے شروع یا بعد میں لگایا جاتا ہے۔

سابقے: شروع میں لگنے والے حرف یا لفظ کو "سابقہ" کہتے ہیں۔

لاحقے: بعد میں لگنے والے حرف یا لفظ کو "لاحقہ" کہتے ہیں۔

سابقوں اور لاحقوں کے استعمال سے ہم مختلف طرح کے بامعنی الفاظ بنا کر اپنی گفتگو اور تحریر کا دائرہ وسیع کر سکتے ہیں۔

ذیل میں سابقوں اور لاحقوں سے بننے والے الفاظ کی فہرست دی جاتی ہے۔ سابقوں اور لاحقوں کے سامنے قوسین میں ان کے معانی بھی درج کیے گئے ہیں۔

سابقے	الفاظ
پُر (بھرا ہوا)	پُر معنی، پُر نور، پُر وقار، پُر کیف، پُر زور، پُر تاثیر، پُر اسرار
تنگ (چھوٹا، کم)	تنگ نظر، تنگ دل، تنگ دست
چو (چار)	چوکور، چوپایہ، چوراہا، چوبیس، چوبرجی
خوش (اچھا)	خوش خط، خوش رنگ، خوش لباس، خوش مزاج، خوش اخلاق

لاحقے:

لاحقے	الفاظ
آور (والا)	زور آور، بخت آور (بختاور)، دل آور (دلاور)، نام آور (نامور)، قد آور
بان (والا)	دربان، مہربان، نگہبان، فیل بان، کوچ بان
سار (والا)	شرمسار، خاکسار، کوہسار
ستان (جگہ)	پاکستان، کوہستان، ترکستان، نخلستان، گلستان

11. رموز اوقاف (PEF)

"اوقاف" ان نشانات یا علامات کو کہتے ہیں، جو ایک جملے کو دوسرے جملے سے یا ایک ہی جملے میں اس کے ایک حصے سے الگ کریں اور پڑھنے والے کو کم و بیش وقفے کا احساس دلا کر اس کا صحیح مطلب اخذ کرنے میں مدد دیں۔

اردو میں جو علامات رائج ہو چکی ہیں۔ ان میں مندرجہ ذیل علامات زیادہ استعمال میں لائی جاتی ہیں۔

ختمہ (۔): اردو زبان میں ہر جملے کے خاتمے پر جو علامت لگائی جاتی ہے اسے ختمہ کہتے ہیں۔ ختمہ دو جملوں کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے۔

سکتہ (،): جب کسی جملے میں تھوڑا سا ٹھہراؤ آئے تو اس کے لیے جو علامت استعمال ہوتی ہے، اسے سکتہ کہتے ہیں۔ یہ نشان ایک چھوٹی سی الٹی واؤ کی صورت میں لگایا جاتا ہے۔ اس سے جملے کے بعض اجزا کو جدا جدا رکھنے اور عبارت کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

سوالیہ یا استفہامیہ (؟): جب کسی جملے میں حروفِ استفہام یعنی کب، کیسے، کیوں اور کہاں کے حوالے سے کوئی بات پوچھی جائے تو آخر میں لگائے جانے والے نشان کو سوالیہ یا استفہامیہ کہا جاتا ہے۔

☆ کیا آپ نے کھانا کھایا ہے؟ ☆ آپ کہاں جائیں گے؟
☆ آپ کی عمر کیا ہے؟

ندائیہ، فجائیہ یا استعجابیہ (!): جب کسی جملے میں کسی کو مخاطب کیا جائے، حیرت یا جذبات کا اظہار کیا جائے تو اس کے آخر میں جو علامت لگائی جاتی ہے اسے خطابیہ، ندائیہ، استعجابیہ یا فجائیہ کہتے ہیں۔

☆ ہائے اللہ! یہ کیسے ہوا؟ ☆ واہ واہ! کیسی خوبصورت قوسِ قزح ہے۔
☆ بہت خوب! اسلم نے بہت اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ ☆ ہیں! تم تھے۔

خطابیہ الفاظ کے آخر میں بھی یہ نشان ڈالا جاتا ہے۔ مثلاً:

☆ صدرِ محترم! ☆ خواتین و حضرات ☆ لوگو!

تعجب کی صورت میں اسے "استعجابیہ" کہتے ہیں۔

واوین (" "): جب کسی کا قول، بیان یا کسی عبارت سے کوئی اقتباس درج کرنا ہو تو اس کے شروع اور آخر میں لگنے والے نشانات کو واوین کہا جاتا ہے۔ مثلاً:

☆ اکرم بولا: "میں کھانا کھاؤں گا۔"
☆ سرسید احمد خاں اپنے ایک مضمون "خوشامد" میں لکھتے ہیں:
"ناموری کی مثال بہت عمدہ خوشبو کی ہے، جب ہوشیاری اور سچائی سے ہماری واجب تعریف ہوتی ہے تو اس کا ویسا ہی اثر ہوتا ہے، جیسا عمدہ خوشبو کا۔"

تفصیلیہ (:-): جب عبارت میں اشخاص، مقامات یا چیزوں کی تفصیل دینا مقصود ہو تو جو علامت لگائی جاتی ہے اسے "تفصیلیہ" کہتے ہیں۔ یہ نشان اوپر تلے دو چھوٹے چھوٹے نقطوں اور ان کے آگے ایک خط پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ نشان عام طور پر ان جملوں کے آخر میں لگایا جاتا ہے، جن میں "حسبِ ذیل" یا "مندرجہ ذیل" یا "نیچے لکھے گئے" وغیرہ الفاظ استعمال کیے گئے ہوں۔

☆ مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے فقروں میں استعمال کیجیے:-
☆ حسبِ ذیل اشعار کی تشریح کیجیے:-

قوسین ( ): عبارت میں جملہ معترضہ یا اندرونی وضاحت بیان کرنے کے لیے جو علامت استعمال کی جاتی ہے اسے قوسین کہتے ہیں مثلاً:

☆ میرا بھائی اسلم (جو سب سے چھوٹا تھا) گزشتہ ماہ وفات پا گیا۔
☆ ناصر صاحب (جو ہمارے پڑوسی تھے) کل دبئی روانہ ہو گئے۔

Scanned with CamScanner

خطوط PCTB

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دوست کے نام خط اس کے والد کی بیمار پرسی کے لیے۔ PEF	162	سفر پر جانے کے لیے اپنی والدہ صاحبہ سے اجازت لینے کا ایک خط۔ PEF	162
اپنی بہن کے نام ایک خط جس میں ان کی صحت کے بارے میں دریافت کیا گیا ہو۔ PEF	162	موسم گرما کی تعطیلات میں لاہور کی سیر کی دعوت دینے کے لیے دوست کے نام خط۔	162
صنعتی نمائش دیکھنے کی دعوت دینے کے لیے چھوٹی بہن کے نام خط۔	163	سکول کی کارگردگی کے بارے میں اپنے دوست کے نام خط۔	163
امتحان میں کامیابی کی اطلاع کے لیے اپنے والد صاحب کو خط۔	163	سہیلی کے نام خط جس میں اسے مڈل امتحان میں وظیفہ حاصل کرنے پر مبارک باد دی گئی ہو۔	163

درخواستیں PCTB

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
محلے کی صفائی کروانی کے لیے یونین کونسل کے ناظم کے نام درخواست۔ PEF	164	ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام درخواست برائے رخصت بیماری۔ PEF	164

رسیدیں

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
رسید بابت وصولی مالیہ PEF	164	رسید بابت وصولی قیمت سائیکل PEF	164	رسید بابت وصولی مرمتی کمپیوٹر PEF	164

کہانیاں

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
غرور کا سر نیچا PEF	164	محنت کا پھل ضرور ملتا ہے PEF	165	اتفاق میں برکت ہے PEF	165
جھوٹ کا انجام برا ہوتا ہے PEF	165	اخلاق میں بڑی طاقت ہے PEF	165	بہادر لوگ دل پر حکومت کرتے ہیں PEF	166
سچ میں برکت ہوتی ہے PEF	166				

مضامین PCTB

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
علامہ محمد اقبال PEF	166	تندرستی ہزار نعمت ہے PEF	167	کرکٹ میچ کا آنکھوں دیکھا حال PEF	168
ورزش کے فائدے PEF	168	استاد کا مقام PEF	169	کفایت شعاری PEF	169
صبح کی سیر PEF	170	موسم بہار PEF	170	کمپیوٹر اور انٹرنیٹ PEF	171
سائنس کی ترقی ایک نعمت ہے PEF	171				

downloaded from https://infohubhmssised.com/

Scanned with CamScanner

انشا پردازی

خطوط (PCTB)

خط لکھنے کا طریقہ: (i) طلبہ وطالبات کو خط لکھنے کا طریقہ سمجھائیں۔

(ii) اُنھیں بتائیں کہ خط کے آغاز میں دائیں کونے میں خط کی روانگی کا مقام لکھا جاتا ہے۔ اگر خط امتحانی کمرے سے لکھا جا رہا ہو، تو اس کے آغاز میں نیچے دیے گئے مرکبات میں سے کوئی ایک لکھا جا سکتا ہے: امتحان کا کمرا، امتحانی کمرا، آزمائش گاہ، امتحان گاہ وغیرہ۔ (کمرۂ امتحان کی ترکیب درست نہیں، اس لیے اس سے گریز کیا جائے۔) (iii) اس کے بعد خط لکھنے کی تاریخ لکھی جائے۔ اگلی سطر کے درمیان میں القاب و آداب لکھے جائیں۔ طلبہ وطالبات کو ''السلام علیکم'' لکھنے کی مشق کرائیں۔ (iv) اس کے بعد خط کا مضمون شروع ہوگا۔ خط میں اِدھر اُدھر کی فضول اور بے ڈھنگی باتوں کے بجائے مطلب کی بات بیان کی جائے۔ اس طرح لکھنے والے اور پڑھنے والے، دونوں کے وقت کی بچت ہوگی۔

(v) خط کے آخر میں خط لکھنے والا اپنا نام لکھتا ہے۔

(vi) وقتاً فوقتاً اپنے شاگردوں کو پسندیدہ عادات اور معاشرتی اطوار کے بارے میں بتائیں۔ موقع محل کی مناسبت سے طلبہ وطالبات کی اصلاح کریں۔

25 بی، خیابانِ سرسید، ملتان

یکم اپریل ___20ء

پیارے ماموں جان!

السلام علیکم!

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ آج یکم اپریل ہے اور لوگ اپریل فول منا رہے ہیں۔ مجھے ان لوگوں پر بے حد غصہ آتا ہے۔ خواہ مخواہ جھوٹ بولتے اور دوسروں کو ناحق پریشان کرتے ہیں۔ امریکا میں بھی یہ بری رسم منائی جاتی ہوگی۔ چلیں چھوڑیں اس بات کو، میں تو آپ کو یہ بتانا چاہتی تھی کہ کل ہمارے نتیجے کا اعلان ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی، اپنے والدین کی دعاؤں اور اساتذہ کی محنت کی بدولت اس سال بھی اوّل پوزیشن آپ کی بھانجی نے حاصل کی ہے۔ ہاں ایک اور خوش خبری بھی ہے۔ اس سال بھی میں نے وزیرِ اعلیٰ پنجاب کے ادبی مقابلوں میں حصہ لیا تھا۔ میں نے اُردو میں مضمون لکھا تھا۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صوبے بھر میں دوسرے نمبر پر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اگلے برس آپ کو اس مقابلے میں بھی اوّل آ کر دکھاؤں گی۔ کہیے، اب تو میں آپ کی طرف سے انعام کی حق دار ہوں نا! مجھے ایک کیمرا چاہیے۔ جی ہاں ڈیجیٹل کیمرا۔ اُمید ہے آپ میری فرمائش کو بہت جلد پورا کریں گے۔ اب اجازت چاہوں گی۔ ممانی جان کو میری طرف سے آداب عرض کیجیے گا۔ صلاح الدین، احمد، عبداللہ اور ننھے سعید سب کو میرا سلام کہیے گا۔

والسلام

آپ کی بھانجی

1. **دوست کے نام خط اس کے والد کی بیمار پرسی کے لیے۔** (PEF)

جام پور

8 مارچ ___20ء

پیارے دوست محمد سلیم

السلام علیکم!

مجھے آج ہی گھر سے ایک خط موصول ہوا ہے جس میں آپ کے والد کی بیماری کا بھی ذکر ہے۔ پڑھ کر بہت پریشانی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے والد گرامی کو صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ آپ سے التماس کرتا ہوں کہ انھیں کسی ماہر ڈاکٹر سے چیک کروائیں۔ بڑے گھر کی رونق ہوتے ہیں۔ ان کا وجود گھر میں برکت کا باعث ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے سر پر ان کا سایہ ہمیشہ رکھے۔ انھیں میرا سلام کہنا اور ان کے بارے میں میری تشویش سے آگاہ کرنا۔

والسلام

آپ کا مخلص دوست محمد حامد

2. **سفر پر جانے کے لیے اپنی والدہ صاحبہ سے اجازت لینے کا ایک خط۔** (PEF)

شاہ کوٹ

20 اپریل ___20ء

پیاری امی جان!

السلام علیکم!

ہمارے سکول کی ساتویں جماعت کے طلبا نے ہیڈ ماسٹر صاحب سے ایک دن کے لیے تاریخی مقامات دیکھنے کے لیے لاہور جانے کی اجازت لی ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں یہ حکم ملا ہے کہ اپنے والدین سے اجازت لیں، ہم اس پروگرام میں شامل ہو سکتے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھے اس تعلیمی و تفریحی سیر پر جانے کی اجازت دے دیں کیونکہ یہ سیر میرے علم میں اضافے کا سبب بنے گی۔ اس خط کا جواب آپ کی طرف سے جلد از جلد آنا چاہیے۔

ابو جان اور چھوٹی بہن کو سلام

آپ کا بیٹا

وقاص فیروز بٹ

3. **اپنی بہن کے نام ایک خط جس میں ان کی صحت کے بارے میں دریافت کیا گیا ہو۔** (PEF)

ننکانہ صاحب

15 اگست ___20ء

پیاری گڑیا!

سلام و پیار!

مجھے کل معلوم ہوا ہے کہ پچھلے ہفتے تمھیں بخار ہو گیا تھا اور پھر سردرد نے ابھی تک تمھارا پیچھا نہیں چھوڑا۔ میری نصیحت ہے کہ ڈاکٹر کی دوائی اس کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق استعمال کریں اور پرہیز ضرور کریں کیونکہ پرہیز علاج سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھیں صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ امی جان اور ابو جان کی خدمت میں سلام

آپ کا بھائی

احسن

4. **موسم گرما کی تعطیلات میں لاہور کی سیر کی دعوت دینے کے لیے دوست کے نام خط۔**

کمرا امتحان

downloaded from https://

Scanned with CamScanner

31 مئی ____ 20ء

پیارے دوست یاسر منیر!

السلام علیکم!

کل آپ کا محبت بھرا خط ملا۔ ہمارے امتحانات ہونے والے ہیں۔ اس کے بعد ہم آزاد ہو جائیں گے۔ جون کی پانچ تاریخ کو موسم گرما کی چھٹیاں ہو رہی ہیں۔ آپ نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ اس دفعہ چھٹیاں میرے ساتھ لاہور آ کر گزاریں گے۔

چھٹیوں کے لیے میں نے بہت دلچسپ پروگرام بنایا ہوا ہے۔ ہم صبح و شام سیر کے لیے جائیں گے اور چھٹیوں سے خوب لطف اندوز ہوں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ اکٹھے پڑھائی بھی کریں گے تاکہ ہماری تعلیم کا حرج نہ ہو۔ براہِ مہربانی اپنی آمد کی تاریخ اور وقت سے مطلع کریں تاکہ آپ کا استقبال کر سکوں۔

اپنے والدین کی خدمت میں میرا اسلام عرض کرنا۔

والسلام!

آپ کا دوست

ا۔ب۔ج 739

5. **صنعتی نمائش دیکھنے کی دعوت دینے کے لیے چھوٹی بہن کے نام خط۔**

لاہور

15 مئی ____ 20ء

میری پیاری گڈو رانی!

السلام علیکم!

میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے سکول کے قریبی پارک میں ایک صنعتی نمائش لگی ہوئی ہے۔ اس نمائش میں پاکستان کی اپنی بنی ہوئی گھریلو استعمال کی بے شمار اشیاء موجود ہیں۔ میں تمھیں اس نمائش کو دیکھنے کی دعوت دیتا ہوں آپ اس نمائش میں رکھی گئی اشیاء کو دیکھ کر یقیناً خوش ہوں گی۔ اور تمھارے سامنے ایک ترقی یافتہ پاکستان کی شکل ضرور آئے گی۔ تم جو چیز بھی خریدنا چاہو گی میں تمھیں لے کر دوں گا۔

امی اور ابو کی خدمت میں سلام

آپ کا بھائی

ملک کامران چوہدری

6. **سکول کی کارکردگی کے بارے میں اپنے دوست کے نام خط۔**

جڑانوالہ

9 اپریل ____ 20ء

پیارے دوست عمران نواز

السلام علیکم!

پچھلے ہفتے ہمارے سکول کے سالانہ نتائج کا اعلان کیا گیا ہے۔ آپ یہ جان کر خوش ہوں گے کہ ہمارے سکول کی کسی جماعت سے کوئی لڑکا فیل نہیں ہوا۔ پانچویں، ساتویں، آٹھویں جماعت کے نتائج بورڈ کے نتائج تھے وہ بھی سو فی صد رہے اور لڑکوں نے زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کیے ہیں۔ وظائف آنے کی بھی توقع ہے۔ یہ سب کچھ سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب اور استاد صاحبان کی محنت اور جاں فشانی کا نتیجہ ہے۔ یہ بات تو امتحانات کی تھی ہمارا سکول کھیلوں اور تقریری مقابلوں میں بھی اول نمبر پر آتا رہا ہے۔ پچھلے سال ہم نے ضلع بھر سے کرکٹ کے میچ جیتے ہمارا ایک طالب علم ضلع بھر سے تقریری مقابلہ میں اول رہا۔

اپنے ابو اور امی کو میرا اسلام کہنا۔

آپ کا دوست

رضوان علی

7. **امتحان میں کامیابی کی اطلاع کے لیے اپنے والد صاحب کو خط۔**

ٹوبہ ٹیک سنگھ

5 اپریل ___ 20ء

پیارے ابا جان

السلام علیکم!

کل کی ڈاک سے آپ کا محبت بھرا خط موصول ہوا۔ آپ کی اور امی جان کی خیریت جان کر بڑی مسرت ہوئی۔ آپ نے خط میں میرے نتیجہ کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ ابا جان آپ کو یہ سن کر بہت خوشی ہو گی کہ میں نے کلاس ششم کا سالانہ امتحان اچھے نمبروں سے پاس کر لیا ہے اور میں کلاس میں سیکنڈ آیا ہوں۔ یہ سب آپ کی اور امی جان کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

اب مجھے کلاس ہفتم کے لیے کتابوں اور کاپیوں کی ضرورت ہے۔ مہربانی فرما کر مجھے ایک ہزار روپے جتنی جلدی ممکن ہو بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں تاکہ میری پڑھائی کا حرج نہ ہو۔

والسلام

آپ کا بیٹا محمد کامران

8. **سہیلی کے نام خط جس میں اسے مڈل امتحان میں وظیفہ حاصل کرنے پر مبارک باد دی گئی ہو۔**

کمرہ امتحان

20 اپریل ____ 20ء

پیاری سہیلی ایمن!

السلام علیکم!

آپ کا خط ملا۔ پڑھ کر مجھے خوشی ہوئی کہ آپ نہ صرف مڈل کے امتحان میں کامیاب ہو گئی ہیں بلکہ آپ نے وظیفہ بھی حاصل کر لیا ہے۔ اس کامیابی پر میں آپ کو دلی مبارک باد دیتی ہوں۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آپ کو اپنی محنت کا پھل مل گیا۔ آپ کی کامیابی جس طرح آپ کے لیے اور آپ کے خاندان کے لیے فخر کی بات ہے اسی طرح یہ میرے لیے ایک بہت بڑی خوش خبری ہے۔ میرا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے۔

اپنی امی اور ابا جان کو میرا اسلام عرض کرنا۔ عائشہ اور ثنا کو پیار۔

والسلام!

آپ کی سہیلی

ا۔ب۔ج

درخواستیں

PCTB

برائے اساتذہ: طلبہ و طالبات کو درخواست لکھنے کا طریقہ سکھائیں۔ انھیں بتائیں کہ جس شخص کے نام درخواست لکھی جا رہی ہو، پہلی سطر میں اس افسر کا عہدہ اور مقام لکھا جاتا ہے۔ درخواست کسی مرد کے نام لکھی جائے یا خاتون کے، دونوں صورتوں میں لفظ "جناب" لکھا جائے گا۔ جناب اور صاحب / صاحبہ کو ایک ساتھ لکھنا مناسب نہیں۔ ان دونوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کیا جائے گا۔ یعنی

Scanned with CamScanner

بخدمت جناب ہیڈ مسٹریس یا بخدمت ہیڈ مسٹریس صاحبہ

درخواست کا عنوان لکھ کر اس کے نیچے خط کھینچ دیا جاتا ہے۔

اس کے بعد جناب عالی (مرد کے لیے) اور جناب عالیہ (خاتون کے لیے) لکھا جاتا ہے۔اس کے بعد درخواست کا مضمون لکھا جاتا ہے۔درخواست کے آخری حصے میں استدعا کی جاتی ہے۔آخر میں درخواست لکھنے کی تاریخ اور درخواست گزار کا نام مع دستخط آتے ہیں۔

ہمیں روزمرہ زندگی میں کئی طرح کی درخواستیں لکھنی پڑتی ہیں۔ذیل میں ایک نمونے کی درخواست دی جا رہی ہے۔یہ درخواست ایک ساتویں جماعت کی طالبہ نے اپنی ہیڈ مسٹریس صاحبہ کی خدمت میں لکھی ہے

بخدمت جناب ہیڈ مسٹریس، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نارووال

عنوان: بھائی کی شادی میں شرکت کے لیے رُخصت

جناب عالیہ!

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ میرے بڑے بھائی کی شادی بتاریخ 23اکتوبر__20 کو ہونا قرار پائی ہے۔شادی تو اتوار کو ہے مگر اس سے اگلے روز ولیمے کی دعوت ہے۔اس روز مہمان بھی آئے ہوں گے اور مجھے گھر میں امی جان کا ہاتھ بٹانا ہوگا۔یُوں میرے لیے 24اکتوبر__20 بروز پیر اسکول میں حاضر ہونا ممکن نہیں ہوگا۔

مہربانی فرما کر مجھے 24اکتوبر__20 کی رخصت عنایت فرمائیں۔میں آپ کی ممنون ہوں گی۔

العارض

24اکتوبر__20

خدیجۃ الکبریٰ طالبہ درجہ ہفتم، رول نمبر ۱۴

1. محلے کی صفائی کروانے کے لیے یونین کونسل کے ناظم کے نام درخواست۔ PEF

بخدمت جناب تحصیل ناظم یونین کونسل نمبر 37 تحصیل چونیاں ضلع قصور

جناب عالی!

گزارش ہے کہ یونین کونسل نمبر 37 کے محلہ کمہاراں میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر پڑے ہیں اور سیوریج بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔جس کی وجہ سے جگہ جگہ پانی کھڑا ہے۔یہ پانی ڈینگی مچھر کی آماج گاہ بن چکا ہے۔جس کی وجہ سے علاقہ میں ڈینگی بخار پھیلنے کا شدید خطرہ موجود ہے۔آپ سے اہل محلہ کی گزارش ہے کہ ہمارے محلہ میں ڈینگی سپرے کروایا جائے تاکہ اہل محلہ ڈینگی بخار سے بچ سکیں۔

عین نوازش ہوگی

العارض

اہل محلہ کمہاراں یونین کونسل نمبر 37

8جنوری.........20

2. ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام درخواست برائے رخصت بیماری۔ PEF

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول کمالیہ

جناب عالی!

نہایت ادب سے گزراش ہے کہ مجھے کل شام سے شدید بخار ہے۔اس لئے میں سکول حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔مہربانی فرما کر مجھے ایک یوم کی رخصت عنایت فرمائیں۔

عین نوازش ہوگی

العارض

محمد وسیم کلاس ہفتم

10 مئی__20ء

رسیدیں

1. رسید بابت وصولی مالیہ PEF

باعث تحریر آنکہ

مبلغ 400روپے (چارسو روپے) نصف جن کے دوسو روپے ہوتے ہیں۔ بابت مالیہ فصل خریف ..20ء مسمی محمد عمران ولد شاہد علی قوم راجپوت ساکن پھلور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے وصول پا کر رسید لکھ دی ہے تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔

مورخہ 19 مئی ...20ء

گواہ شد	العبد	گواہ شد
جاوید احمد	محمد یوسف نمبردار	سیف اللہ
739 گ ب	739 گ ب	739 گ ب

2. رسید بابت وصولی قیمت سائیکل PEF

باعث تحریر آنکہ

مبلغ پانچ ہزار روپے (5000) نصف جن کے دو ہزار پانچ سو روپے (2500) ہوتے ہیں بابت قیمت سائیکل سہراب سیکنڈ ہینڈ نمبر K121890 ازاں مسمی راشد سعید ولد احمد سعید ساکن محلہ داؤ کے مرید کے سے نقد وصول پا کر رسید لکھ دی ہے تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے مورخہ 30 نومبر---20۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
علی ذیشان	عبدالجبار ولد عبدالستار	محمد عمران مرید کے
	محلہ رسول نگر شیخوپورہ	

3. رسید بابت وصولی مرمتی کمپیوٹر PEF

باعث تحریر آنکہ

مبلغ 300روپے نصف جن کے 150 روپے ہوتے ہیں بابت مرمتی کمپیوٹر ازاں محمد اسلم رہائش شاہدرہ لاہور سے وصول پا کر رسید لکھ دی ہے تاکہ سند رہے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
شاہد خاں	محمد عارف	زاہد علی
محلہ مہدی	کمالیہ	کمالیہ

کہانیاں

غرور کا سر نیچا PEF

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی جنگل میں ایک خرگوش رہتا تھا۔قریب ہی تالاب میں ایک کچھوا بھی رہتا تھا۔دونوں میں گہری دوستی تھی۔خرگوش ہمیشہ اپنی پھرتی اور تیز رفتاری پر گھمنڈ کرتا تھا اور کچھوے کو اس کی سست رفتاری پر طعنے دیتا تھا۔کچھوے بے چارہ اس کی یہ باتیں سن کر خاموش رہتا تھا۔ایک دن جب خرگوش کچھوے کی سست روی کا مذاق اڑا رہا تھا، کچھوے نے کہا کہ دیکھو میاں خرگوش اپنی تیز رفتاری پر غرور مت کرو۔غرور کرنا اچھی بات نہیں ہے۔خرگوش کو کچھوے کی بات پر غصہ آگیا۔اس نے

Scanned with CamScanner

کہا تم میرے ساتھ دوڑ لگا لو، میں گھنٹوں کا فاصلہ منٹوں میں طے کر سکتا ہوں۔ کچھوے نے کہا چلو یہ بات ہے تو اس درخت تک دوڑ لگاتے ہیں جو پہلے وہاں پہنچ گیا وہ جیت گیا۔ پس ان کا مقابلہ شروع ہو گیا۔ خرگوش نے چند چھلانگیں لگائیں اور نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ جبکہ کچھوا رینگ رینگ کر چلنے لگا۔ خرگوش نے پیچھے مڑ کر دیکھا اسے کچھوا نظر نہ آیا۔ وہ ایک درخت کے نیچے تھوڑی دیر آرام کرنے کی غرض سے لیٹ گیا۔ درخت کی چھاؤں اور ٹھنڈی ہوا سے اسے فوراً نیند آ گئی۔ کچھوا آہستہ آہستہ چلتا رہا اور اس درخت تک پہنچ گیا جہاں خرگوش سویا ہوا تھا۔ اس نے خرگوش کو وہیں سوتا چھوڑا اور بڑی مستعدی سے اپنا فاصلہ طے کرتا ہوا اپنی منزل پر پہنچ گیا۔

ادھر جب خرگوش کی آنکھ کھلی تو اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسے کچھوا نظر نہ آیا۔ اس نے سوچا کہ ابھی وہ بہت پیچھے ہے۔ پس اس نے چار چھلانگیں لگائیں اور درخت کے قریب پہنچ گیا۔ جب وہ وہاں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ کچھوا پہلے ہی وہاں موجود تھا۔ اس نے شرم سے اپنا سر جھکا لیا۔ کچھوے نے خرگوش کو دیکھا اور کہا میرے دوست میری بات یاد رکھنا۔ دنیا میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو اپنا کام پورا کر کے سوتے ہیں اور غرور نہیں کرتے۔

نتیجہ: غرور کا سر نیچا۔

محنت کا پھل ضرور ملتا ہے

کسی گاؤں میں ایک بوڑھا کسان رہتا تھا۔ اسکے چار بیٹے تھے۔ سارا دن لڑتے جھگڑتے۔ لوگ ان کے والدین سے شکایت کرتے۔ بوڑھے باپ کو بہت پریشانی ہوتی۔ بوڑھا باپ ان حالات سے سخت فکرمند رہتا تھا پھر یہ کہ ایک روز اچانک وہ ایسا بیمار ہوا کہ جان کے لالے پڑ گئے۔ وہ چارپائی پر لیٹا رہنے لگا۔ ایک روز اس نے اپنے سارے بیٹوں کو طلب کیا۔ ان سے راز کی بات کہی کہ کھیت میں ایک جگہ خزانہ دفن ہے اسے کھودو گے تو مل جائے گا۔

جونہی بوڑھا فوت ہوا اگلے ہی روز انہوں نے کھیت کو کھودنا شروع کیا۔ وہاں ان کو خزانہ نہ ملا۔ انہوں نے سارے کھیت کو اور گہرا کر کے کھودا مگر خزانہ پھر بھی نہ ملا۔ وہ مایوس ہو گئے۔ بوڑھے باپ پر بدگمانی کرنے لگے۔ آخر انہوں نے سوچا کھیت تو تیار ہے کیوں نہ پانی سے سیراب کر کے اس میں کوئی فصل بو دیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ فصل خوب اگی۔ جب کٹائی کا وقت آیا تو فصل پہلے سے پانچ گنا زیادہ تھی۔ انہوں نے جب اناج فروخت کیا تو ان کے وارے نیارے ہو گئے۔ انہوں نے اس سے قبل اتنی دولت دیکھی نہ تھی۔ اس وقت انہیں اپنے والد کے راز کی بات سمجھ آئی وہ سمجھ گئے کہ اپنے کھیت میں زیادہ سے زیادہ محنت کرنے سے خزانہ ملتا ہے۔ انہوں نے آئندہ زندگی بھر اپنے کھیت میں محنت کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس طرح وہ گاؤں کے خوشحال لوگوں میں شمار ہونے لگے۔ سچ ہے کہ ہر کام میں محنت کرنے سے انسان خوش حال ہوتا ہے۔ **نتیجہ:** محنت کا پھل ضرور ملتا ہے۔

اتفاق میں برکت ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کسی گاؤں میں ایک کسان رہتا تھا۔ اس کے تین بیٹے تھے۔ وہ تینوں ہر وقت آپس میں لڑتے، جھگڑتے رہتے تھے۔ بے چارہ کسان ان کی اس نااتفاقی سے بہت پریشان تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کے تینوں بیٹے اتفاق سے رہیں۔ اس نے انہیں بار بار نصیحت کی لیکن ان پر اس کی کسی نصیحت کا کوئی اثر نہ ہوا۔

ایک دفعہ کسان بیمار ہو گیا۔ وہ اپنے تینوں بیٹوں کی وجہ سے پریشان تھا۔ اس کی حالت روز بروز بگڑتی گئی اور اس کے بچنے کی کوئی امید نہ رہی۔ اس نے اپنے تینوں بیٹوں کو بلایا اور ساتھ ایک لکڑیوں کا گٹھا لانے کو کہا۔ جب وہ لکڑیوں کا گٹھا لے آئے تو کسان نے اپنے سب سے بڑے بیٹے کو کہا کہ وہ لکڑیوں کے اس گٹھے کو توڑ ڈالے۔ اس نے بہت زور لگایا لیکن وہ لکڑیوں کے گٹھے کو توڑنے میں کامیاب نہ سکا۔ کسان نے ان سے کہا کہ اب لکڑیوں کو علیحدہ علیحدہ کر دو اور انہیں توڑو۔ ان سب نے آسانی کے ساتھ لکڑیوں کو توڑ ڈالا۔ اب کسان نے ان سے کہا کہ دیکھو جب تک لکڑیاں گٹھے کی شکل میں تھیں تم میں سے کوئی بھی انہیں نہ توڑ سکا۔ اسی طرح جب تک تم تینوں لکڑیوں کے گٹھے کی طرح اکٹھے رہو گے کوئی تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور جب تم علیحدہ علیحدہ ہو جاؤ گے اور آپس میں لڑو جھگڑو گے ہر کوئی تمہیں نقصان پہنچائے گا۔ لہذا تمہیں چاہیے کہ تم سب مل جل کر رہو۔ سب نے آئندہ اتفاق سے رہنے کا وعدہ کیا۔ **نتیجہ:** اتفاق میں برکت ہے۔

جھوٹ کا انجام برا ہوتا ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی گاؤں میں ایک گڈریا رہتا تھا۔ وہ اپنی بھیڑ بکریوں کو چرانے کے لئے روزانہ جنگل میں جایا کرتا تھا۔ ایک دن اسے شرارت سوجھی۔ وہ قریبی ٹیلے پر چڑھ گیا اور شور مچانے لگا بچاؤ، بچاؤ، لوگو شیر آ گیا، مجھے اور میری بکریوں کو بچاؤ۔ لوگ گڈریے کا شور سن کر لاٹھیاں اور کلہاڑے اٹھا کر اسے شیر سے بچانے کے لئے دوڑے۔ جب وہ گڈریے کے پاس پہنچے تو وہاں کوئی شیر نہ تھا بلکہ گڈریا کھڑا ہنس رہا تھا کہ میں تو مذاق کر رہا تھا۔ لوگ اسے بُرا بھلا کہہ کر واپس آ گئے۔ چند دن بعد اس نے پھر شور مچا دیا، بچاؤ، بچاؤ، لوگو شیر آ گیا، مجھے اور میری بکریوں کو بچاؤ۔ لوگ پھر لاٹھیاں اور کلہاڑے اٹھا کر اسے بچانے کے لئے آ گئے۔ لیکن لڑکا پھر ہنسنے لگا میں تو مذاق کر رہا تھا۔ لوگوں کو پھر غصہ آیا اور وہ اسے برا بھلا کہہ کر گھروں کو لوٹ گئے۔ ایک دن سچ مچ شیر آ گیا۔ گڈریا قریبی درخت پر چڑھ گیا۔ اس نے بہت شور مچایا۔ لوگوں نے اس کا شور سنا لیکن سب نے یہی خیال کیا کہ گڈریا شرارت کر رہا ہے اور کوئی اس کی مدد کو نہ آیا۔ شیر اس کی تمام بکریوں اور بھیڑوں کو چیر پھاڑ کر کھا گیا۔ گڈریا بہت پچھتایا۔

نتیجہ: جھوٹ اور شرارت کا انجام بُرا ہوتا ہے۔

اخلاق میں بڑی طاقت ہے

حضرت محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بہترین اخلاق کے مالک تھے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کافروں اور دشمنوں سے بھی اچھے اخلاق سے پیش آتے تھے۔ جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مکہ میں اسلام کی تبلیغ شروع کی تو اہل مکہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دشمن بن گئے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچانے لگے۔ مکہ میں ایک بوڑھی عورت رہتی تھی۔ اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ وہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سخت دشمن تھی۔ وہ کوڑا کرکٹ اکٹھا کرتی اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا گلی سے گزرنے کا انتظار کرتی۔ جب پیغمبر اسلام صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس کے گھر کے پاس سے گزرتے تو وہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر کوڑا پھینک دیتی۔ اس طرح وہ اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتی تھی۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کبھی اس بارے میں سخت الفاظ استعمال نہیں کئے اور نہ کبھی احتجاج کیا۔

ایک دن آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس کی گلی سے

Scanned with CamScanner

گزرے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر کوڑا کرکٹ نہ پھینکا گیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ رُک گئے اور اوپر نظر اٹھا کر دیکھا بوڑھی عورت وہاں موجود نہ تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ واپس ہوئے اور اس کے گھر کے دروازے پر آئے یہ بند تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اجازت ملنے پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اندر تشریف لے گئے اور بوڑھی عورت کو بیمار پایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس کے گھر کی صفائی کی، اس کیلئے پانی لائے۔ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق سے اس قدر متاثر ہوئی کہ اسلام قبول کر لیا۔

اخلاقی سبق: اخلاق میں بڑی قوت ہے

بہادر لوگ دل پر حکومت کرتے ہیں PEF

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بہادر اور رحمدل بادشاہ جنگل میں شکار کر رہا تھا کہ اچانک اس نے دیکھا کہ ایک شیر کسی زخمی مسافر پر گھات لگائے بیٹھا ہے بادشاہ آگے بڑھا اور تلوار کے ایک ہی وار سے شیر کا کام تمام کر دیا۔ ساری سلطنت میں بادشاہ کی بہادری کے چرچے ہونے لگے۔ کچھ عرصہ بعد کسی دوسرے ملک کے ایک اور ظالم بادشاہ نے اس کی سلطنت پر حملہ کر دیا اور اس بہادر بادشاہ کو اپنے قلعے میں قید کر دیا۔ قید خانے کے باہر کھڑے پہرے دار نے بادشاہ کو پہچان لیا اور بادشاہ کے حضور اپنا سر جھکا دیا۔ بادشاہ کے پوچھنے پر پہرے دار نے جواب دیا، "میں وہی زخمی مسافر ہوں جس کی آپ نے جنگل میں جان بچائی تھی۔" بادشاہ نے اس پہرے دار کے ذریعے اپنی شکست خوردہ فوج کو کل صبح قید خانے پر حملہ کرنے کا پیغام بھیجا۔ اگلے دن جب قیدی بادشاہ کی فوج قلعے پر حملہ آور ہوئی تو اس پہرے دار نے بادشاہ کو آزاد کر دیا۔ بادشاہ نے اپنی فوج کے ساتھ مل کر دشمن بادشاہ کو شکست دی اور اس طرح اپنی کھوئی ہوئی سلطنت واپس حاصل کر لی۔

نتیجہ: بہادر لوگ دلوں پر حکومت کرتے ہیں۔

سچ میں برکت ہوتی ہے PEF

حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے ولی اور بزرگ گزرے ہیں۔ انہیں بچپن ہی سے علم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ اس زمانے میں علم حاصل کرنے کے لیے دور دراز کے سفر طے کرنا پڑتے تھے اور سفر کے راستے بھی محفوظ نہ تھے۔ آپ اپنی والدہ کے ساتھ ایران کے ایک قصبے گیلان میں رہتے تھے۔ اس دور میں بغداد علم و فن کا مرکز مانا جاتا تھا۔ اتفاق سے ایک قافلہ بغداد کی طرف جا رہا تھا۔ آپ بھی اس قافلہ میں شامل ہو گئے۔ آپ کی والدہ نے آپ کو چالیس اشرفیاں دیں اور نصیحت کی کہ بیٹا! ہمیشہ سچ بولنا۔ قافلہ روانہ ہو گیا۔ راستے میں ایک گھنا جنگل آیا۔ اس جنگل میں ڈاکو تھے جو قافلوں کو لوٹ لیا کرتے تھے۔ اس قافلے کو بھی ڈاکوؤں نے گھیر لیا اور مال اسباب لوٹنے لگے۔ ایک ڈاکو اس بچے کے پاس بھی آیا۔ اس نے اس سے پوچھا تیرے پاس کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ میرے پاس چالیس اشرفیاں ہیں۔ ڈاکو نے تلاشی لی لیکن اسے کوئی اشرفی نہ مل سکی۔ وہ آپ کو پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے گیا اور سردار سے کہا کہ یہ لڑکا جھوٹ بولتا ہے کہ اس کے پاس چالیس اشرفیاں ہیں۔ سردار نے پوچھا اے لڑکے! تم نے جھوٹ کیوں بولا؟ لڑکے نے جواب دیا جناب میں جھوٹ نہیں بولتا میرے پاس اشرفیاں ہیں۔ سردار نے پوچھا کہ تمہارے پاس اشرفیاں کہاں ہیں؟ تو آپ نے بتایا کہ اشرفیاں اسکی قمیض کے اندر سلی ہوئی ہیں جب قمیض کی تہہ کو کھولا گیا تو واقعی اس میں چالیس اشرفیاں موجود تھیں۔ سردار نے پوچھا کہ سچ بول کر تم نے اپنا راز کیوں بتایا؟ اس پر آپ نے جواب دیا کہ میری ماں نے مجھے نصیحت کی تھی کہ ہمیشہ سچ بولنا۔ اس بات کا سردار کے دل پر بہت اثر ہوا۔ اس نے سوچا کہ یہ لڑکا ماں کا کتنا فرمانبردار ہے اور میں خدا کا کتنا نافرمان ہوں۔ اس نے فوراً لوٹا ہوا مال واپس کر دیا۔ اپنے ساتھیوں سمیت ڈاکہ ڈالنے سے توبہ کر لی اور نیکی کا راستہ اختیار کر لیا۔

نتیجہ: سچ میں برکت ہے۔

مضامین PCTB

مضمون کا لفظ اپنی اصل کے اعتبار سے عربی ہے، جس کے لغوی معنی ہیں ضمن میں لیے ہوئے۔ کسی مقررہ موضوع پر اپنے خیالات، جذبات، تاثرات کا تحریری اظہار مضمون کہلاتا ہے۔ مضمون کسی بھی موضوع پر لکھا جا سکتا ہے۔ دنیا کے ہر معاملے، مسئلے یا موضوع پر مضمون قلم بند کیا جا سکتا ہے۔ مضمون کی ایک خاص ترتیب ہوتی ہے۔ سب سے پہلے موضوع کا تعارف کرایا جاتا ہے، پھر اس کی حمایت یا مخالفت میں دلائل دیے جاتے ہیں، بحث کی جاتی ہے اور آخر میں اس بحث کا نتیجہ پیش کیا جاتا ہے۔

مضمون عام طور پر مختصر ہوتا ہے اور موضوع کے چیدہ چیدہ پہلوؤں پر دل چسپ پیرائے میں اظہارِ خیال کیا جاتا ہے۔ یوں تو مضمون کی کئی قسمیں ہیں مثلاً علمی، تاریخی، سوانحی، فلسفیانہ، سائنسی، اصطلاحی اور ادبی وغیرہ تاہم ادب میں ہلکے پھلکے انداز میں لکھی گئی اس تحریر کو مضمون کہا جاتا ہے جس میں کہانی نہ ہو، خیالات، تاثرات اور جذبات ہوں۔ اچھا مضمون لکھنے کے لیے گرد و پیش کے حالات و واقعات پر غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے ہر وقت اپنے گرد و پیش کے حالات و واقعات پر گہری نظر رکھیں۔ مضمون کے تین حصے ہوتے ہیں۔

۱۔ تمہید / ابتدائیہ ۲۔ نفسِ مضمون / تفصیل ۳۔ خاتمہ / اختتامیہ

۱۔ تمہید / ابتدائیہ: مضمون شروع کرنے سے پہلے چند سطروں میں اپنے مضمون کی طرف اشارہ کرنے کا نام تمہید ہے۔ اس سے پڑھنے والے کی طبیعت بیان کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ تمہید طویل نہیں ہونی چاہیے۔ بلکہ اس کا مختصر اور دلچسپ ہونا ضروری ہے۔ مضمون کا اندازہ عام طور پر تمہید ہی سے لگایا جاتا ہے۔

۲۔ نفسِ مضمون / تفصیل: یہ حصہ مضمون کا اصل، سب سے اہم اور مرکزی حصہ ہوتا ہے۔ اس کو بڑی محنت اور توجہ سے لکھنا چاہیے۔ نفسِ مضمون ایک ہی پیراگراف پر مشتمل نہیں ہوتا بلکہ حسبِ ضرورت اس کو کئی پیراگرافوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے بلکہ مضمون کو چھوٹی چھوٹی ذیلی سرخیوں کے ساتھ لکھیں تو زیادہ مناسب ہے۔

۳۔ خاتمہ / اختتامیہ: یہ مضمون کا آخری حصہ ہوتا ہے۔ ہم اسے پورے مضمون کا حاصل یا نچوڑ بھی کہہ سکتے ہیں۔ جس طرح مضمون کی تمہید کا مختصر اور جامع ہونا ضروری ہے اسی طرح مضمون کا اختتام بھی بڑا موثر اور دلکش ہونا چاہیے۔ نفسِ مضمون میں جو کچھ لکھا گیا ہو، اس کا خلاصہ ایک مختصر پیراگراف میں لکھ دینا چاہیے تاکہ پڑھنے والا کسی نہ کسی نتیجے پر پہنچ سکے۔

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ PEF

ابتدائیہ: علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ ہمارے قومی شاعر ہیں۔ اسلام کا نظریہ قومیت ان کی شاعری کا اہم موضوع ہے۔ انھوں نے دنیا پر واضح کیا کہ مسلم قومیت کی بنیاد

رنگ، نسل، زبان یا وطن نہیں بلکہ دین ہے۔

نفسِ مضمون:

پیدائش: علامہ ڈاکٹر محمد اقبال ؒ 9 نومبر 1877ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی شیخ نور محمد بڑے خدا ترس، پرہیزگار اور صوفی صفت بزرگ تھے۔ آپ کی والدہ بھی نہایت دیندار خاتون تھیں۔ اس طرح علامہ اقبال ؒ کی ابتدائی تربیت ایسے والدین کے زیرِ اثر ہوئی جو دینی مزاج رکھتے تھے اور رسول پاک صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی محبت ان کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

ابتدائی تعلیم: علامہ اقبال ؒ نے ابتدائی تعلیم عام مسلمان بچوں کی طرح دینی مدرسہ سے حاصل کی۔ سیالکوٹ سے ہی آپ نے پرائمری اور میٹرک میں وظائف حاصل کئے۔ مرے کالج سیالکوٹ سے آپ نے ایف۔اے کا امتحان پاس کیا۔

مولوی میر حسن: مرے کالج سیالکوٹ میں علامہ اقبال ؒ کو سید میر حسن جیسے شفیق اور لائق استاد مل گئے۔ انہوں نے علامہ اقبال کے اندر عربی، فارسی اور اسلامیات کا ایسا ذوق پیدا کیا کہ پھر تمام عمر وہ اسی ذوق سے سرشار رہے۔ علامہ اقبال ؒ کے مشورے پر حکومت برطانیہ نے مولوی سید میر حسن کو شمس العلماء کا خطاب دیا۔

لاہور میں تعلیم: ایف۔اے کرنے کے بعد آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا اور وہیں سے بی۔اے اور ایم۔اے کے امتحانات بڑے امتیاز کے ساتھ پاس کئے۔ اس درسگاہ میں انہیں مسٹر آرنلڈ جیسے مشفق اور محقق استاد ملے۔ جنہوں نے فلسفہ میں آپ کی بہت زیادہ مدد کی۔ آپ ایم۔اے میں پنجاب بھر میں اول رہے۔

پروفیسر: ایم۔اے کرنے کے بعد آپ کچھ عرصہ تک گورنمنٹ کالج اور اورینٹل کالج میں پڑھاتے بھی رہے لیکن پرنسپل سے اختلاف کے باعث آپ نے ملازمت چھوڑ دی۔ اگر آپ یہ ملازمت نہ چھوڑتے تو پھر علامہ اقبال ؒ نہ بنتے۔ اس دوران آپ شعر و شاعری بھی کرتے رہے۔

سفرِ یورپ: ابھی آپ کی علمی پیاس نہیں بجھی تھی اس لئے حصولِ علم کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے 1905ء میں آپ یورپ چلے گئے۔ یہاں آپ نے تین سال قیام کیا۔ انگلستان سے بیرسٹری اور جرمنی سے پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ یہاں آپ نے تعلیم اور تحقیق کے ساتھ مغرب کی بود و باش کا بھی گہری نظر سے مطالعہ کیا۔

وطن واپسی: مغربی تہذیب کا کوئی اثر لئے بغیر آپ اسلام کی خدمت کا عزم لئے ہوئے 1910ء میں واطن واپس آگئے۔ کچھ عرصہ تک آپ وکالت بھی کرتے رہے لیکن اسے مستقل پیشہ نہ بنایا۔ آپ کا اصل میدان شاعری تھا جسے آپ نے مسلمان قوم کو بیدار کرنے کے لئے استعمال کیا۔

تصورِ پاکستان: 1930ء میں مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ میں جو الہ آباد میں منعقد ہوا تھا آپ نے خطبہ صدارت دیا جس میں آپ نے پہلی مرتبہ ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے ایک آزاد مملکت کا نظریہ پیش کیا۔ یہ گویا پاکستان کے قیام کا مطالبہ تھا۔ اس لئے آپ کو مفکرِ پاکستان کہا جاتا ہے۔

قائد و اقبال: علامہ اقبال ؒ نے قیامِ پاکستان کے سلسلہ میں قائداعظم ؒ کو نہایت مفید مشورے دیئے۔ آپ یہ بات خوب سمجھتے تھے کہ ان نازک حالات میں صرف قائداعظم ؒ ہی مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کر سکتے ہیں۔ آپ کے بارے میں قائداعظم ؒ یہ فرمایا کرتے تھے کہ "اگر اللہ نے چاہا اور پاکستان بن گیا۔ اور مجھے ایک طرف اس ملک کی صدارت اور دوسری طرف اقبال کی تصانیف پیش کی جائیں تو میں اقبال کی تصانیف کو منتخب کرلوں گا۔"

تصانیف: آپ کا کلام اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں ہے۔ آپ کی چند مشہور تصانیف درج ذیل ہیں۔ زبورِ عجم، بانگِ درا، بالِ جبریل، ضربِ کلیم، ارمغانِ حجاز، پیامِ مشرق، اسرارِ خودی۔ آپ کی کتابوں کے دوسری زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔

وفات: علامہ اقبال ؒ زندگی کے آخری سالوں میں اکثر بیمار رہتے تھے۔ آخر کار 21 اپریل 1938ء کو آپ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ آپ کا مزار بادشاہی مسجد لاہور کے صدر دروازے کے باہر ہے۔ جہاں شاہ و گدا حاضری دیتے ہیں۔

اختتامیہ: علامہ اقبال ؒ عام قسم کے شاعر نہیں تھے۔ ان کی شاعری عالمگیری اور آفاقی تھی۔ اس شاعری نے برصغیر کے مسلمانوں میں جدوجہدِ آزادی کی ایک نئی روح پھونک دی۔ آپ نے شاعری کے ذریعے مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے جگایا۔ ان جیسا شاعر صدیوں بعد پیدا ہوتا ہے۔ وہ ہمارے سب سے بڑے ملی شاعر ہیں۔

تندرستی ہزار نعمت ہے (PEF)

تنگ دستی نہ ہو اگر غالب   تندرستی ہزار نعمت ہے

ابتدائیہ: تندرستی زندگی میں کامیابی و کامرانی کی علامت ہے۔ تندرستی انسان کو اپنی زندگی سنوارنے اور مصیبتوں کا حوصلے سے مقابلہ کرنے کے قابل بناتی ہیں۔ تندرست انسان کے چہرے پر رونق اور شگفتگی ہوتی ہے۔ بیمار انسان کا چہرہ مرجھایا ہوا اور اداس معلوم ہوتا ہے اور اسے دنیا دوزخ اور مصیبتوں کا گھر نظر آتی ہے۔

نفسِ مضمون: انسانی جسم کا نظام بالکل ایک مشین کی مانند ہے۔ جس طرح کسی مشین کا ایک پرزہ خراب ہو جائے تو ساری مشین بے کار ہو جاتی ہے۔ اس طرح انسانی جسم کے ہر عضو کا بھی صحیح اور تندرست ہونا لازمی ہے۔ جس طرح مشین کو چالو رکھنے کیلئے اس کے ہر پرزے کو درست حالت میں رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح انسانی جسم کو بھی ناکارہ ہونے سے بچانے کے لئے اس کے ہر حصے کی حفاظت نہایت ضروری ہے۔

بیمار آدمی، معاشرے کا بوجھ: جو شخص مسلسل بیمار رہتا ہے وہ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کے لئے بوجھ بن جاتا ہے۔ وہ خود بھی پریشان ہوتا ہے اور اپنے خاندان والوں کے لئے بھی پریشانی کا باعث بن جاتا ہے۔ جب لوگ اس کی بیماری سے تنگ آجاتے ہیں تو اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں اس شخص کی زندگی وبالِ جان بن جاتی ہے اور وہ خوشیوں سے محروم ہو کر زندگی سے اکتا جاتا ہے۔

صحت سے لاپرواہی: موجودہ دور میں لوگ صحت کی طرف بہت کم توجہ دیتے ہیں اور غفلت اور لاپرواہی کے باعث وہ اپنی صحت سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ ہر شخص روزی کمانے کی فکر میں اس قدر مصروف ہو چکا ہے کہ اس کے پاس اتنا وقت ہی نہیں بچتا کہ وہ اپنی صحت کو بہتر بنانے کی کوشش کرے۔

ورزش اور سیر: ورزش کرنا اور صبح سویرے کھلی فضا میں سیر کرنا صحت کے لئے نہایت مفید ہے۔ ورزش میں ہی انسانی صحت اور خوبصورتی کا راز پوشیدہ ہے۔ ورزش کرنے سے جسم میں طاقت آتی ہے اور خون میں جوش پیدا ہوتا ہے۔ صبح کی سیر سے انسان دن بھر چست رہتا ہے اور طبیعت ہشاش بشاش رہتی ہے۔

حفظانِ صحت: تندرست رہنے کے لئے ہر شخص کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ حفظانِ صحت کے اصولوں سے پوری طرح واقف ہو اور ان پر عمل بھی کرے اگر مناسب احتیاط اور پرہیز کیا جائے تو انسان بہت سی بیماریوں سے بچ سکتا ہے۔ بیماری سے قبل ہی صحت کی حفاظت کرنا سب سے بڑی دانائی ہے۔

سادہ اور مناسب غذا: تندرست رہنے کے لئے ضروری ہے کہ سادہ، مناسب اور صحت بخش غذا کا استعمال کیا جائے۔ ایسی خوراک استعمال کرنی چاہیے جو زود ہضم ہو، گلی سڑی، باسی اور گندی چیزیں استعمال نہیں کرنی چاہییں۔

Scanned with CamScanner

صفائی اور غسل: صحت مند رہنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے جسم اور ارد گرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔ روزانہ تازہ پانی سے غسل کرنا چاہیے، دانتوں کی صفائی کے لئے مسواک کرنی چاہیے اور اپنی نظر کو دھوپ، دھوئیں اور گرد و غبار سے بھی بچانا چاہیے۔

اچھی صحت: تندرست رہنے کے لئے اچھے دوستوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے۔ آوارہ اور بداخلاق دوستوں کی صحبت سے بچنا چاہیے۔ اسی طرح صحت مند رہنے کے لئے تمباکو نوشی اور نشے کی چیزوں سے بھی مکمل طور پر بچنا چاہیے۔

کام میں اعتدال: صحت کو قائم رکھنے کے لیے کام اور آرام میں اعتدال نہایت ضروری ہے۔ کام کے وقت کام اور آرام کے وقت آرام صحت کا بہترین اصول ہے۔ مناسب نیند بھی صحت کے لیے نہایت ضروری ہے۔

اختتامیہ: داناؤں کا قول ہے کہ تندرستی ہزار نعمت ہے۔ دنیا کی ہر نعمت اسی نعمت کی محتاج ہے۔ بیمار آدمی کے پاس اگر ہزاروں نعمتیں بھی ہوں تو وہ سب اس کیلئے بے کار ہیں۔ جبکہ ایک تندرست آدمی خوش و خرم زندگی بسر کرتا ہے اور کامیابی اس کے قدم چومتی ہے۔

کرکٹ میچ کا آنکھوں دیکھا حال (PEF)

ابتدائیہ: کھیل کو انسانی زندگی میں اتنی ہی اہمیت حاصل ہے جتنی کہ تعلیم کو۔ جہاں تعلیم دل و دماغ کو روشن کرتی ہے وہاں کھیل جسم کی نشوونما اور صحت کے لیے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ جیسا کہا گیا ہے:
''صحت مند دماغ، صحت مند جسم میں ہوتا ہے۔'' یوں تو میں نے کئی کرکٹ میچ دیکھے ہیں لیکن ایک دفعہ کا میچ جو کہ انتہائی دلچسپ اور سنسنی خیز وہ مجھے اب تک یاد ہے۔

نفسِ مضمون: پرسوں ہمارے سکول کی کرکٹ ٹیم کا میچ گورنمنٹ سکول کی کرکٹ ٹیم سے ہوا۔ تمام طلباء کو میچ دیکھنے کے لیے سکول سے چھٹی دے دی گئی۔ یونیورسٹی گراؤنڈ میں بہت سے لوگ کرکٹ میچ دیکھنے کے لیے جمع ہو رہے تھے۔ ہمارے سکول کے طلباء اور گورنمنٹ سکول کے طلباء ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھ گئے۔ ٹیم کے کچھ کھلاڑی کھیلنے کی مشق کر رہے تھے۔ تقریباً ساڑھے نو بجے دونوں ٹیمیں میدان میں اتریں ان کے آتے ہی ہر چہار طرف سے اُن کا استقبال کیا گیا۔ گورنمنٹ سکول کی ٹیم نے ٹاس جیت لیا اور خود کھیلنے پر آمادہ ہو گئی۔ ہماری ٹیم کے کھلاڑی مستعدی سے فیلڈ کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ کپتان نے ہر ایک کی جگہ مخصوص کر دی۔

میچ کا آغاز: پانچ منٹ کے بعد گورنمنٹ سکول کی ٹیم گراؤنڈ میں داخل ہوئی۔ تمام فضا تالیوں سے گونج اٹھی۔ نوید باؤلنگ کے لیے آیا۔ اس نے پہلی گیند پھینکی تو گورنمنٹ سکول کا پہلا کھلاڑی بغیر رنز کیے آؤٹ ہو گیا اور مخالف ٹیم کے کھلاڑیوں کے رنگ فق ہو گئے چاروں طرف خاموشی طاری ہو گئی۔

دلچسپ لمحات: ادھر ہماری طرف سے خوشی کے نعرے بلند ہونے لگے۔ دوبارہ کھیل شروع ہوا۔ اب کے کھلاڑی بڑی احتیاط سے کھیل رہے تھے۔ لیکن بیس رنز پر دوسرا کھلاڑی بھی آؤٹ ہو گیا۔ اس کے بعد ایک اور کھلاڑی میدان میں اترا اور اس نے کچھ وقت کے لیے کھیل کو پر رونق اور دلچسپ بنا دیا۔ آٹھ چوکے لگائے۔ ایک گیند باؤنڈری سے باہر جا گرا اور چھکے کا اضافہ کیا۔

پہلی اننگز کا خاتمہ: کھلاڑیوں کے حوصلے بلند ہوئے۔ تحسین و آفرین کے نعرے سنائی دیئے۔ کھلاڑی پھولا نہ سمایا۔ ایک ایسی اور ہٹ لگائی کہ کامران کے ہاتھوں کیچ آؤٹ ہو گیا۔ گورنمنٹ سکول کی ٹیم اپنی پہلی اننگز میں 180 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔

مخالف ٹیم کی بیٹنگ: دوپہر کے بعد ہمارے کھلاڑی میدان میں آئے۔ پہلی وکٹ تیس رنز پر گری۔ اب احسن اور عمران نے کھیلنا شروع کیا۔ عمران ایسی عمدگی سے کھیلا کہ باؤلروں کے چھکے چھوٹ گئے۔ لیکن مخالف ٹیم کی فیلڈنگ اس قدر سخت تھی کہ سکور بنانے کی رفتار نہایت ست رہی۔ آخر عمران نے ایک شارٹ لگائی اور خود رنز بنانے کی تگ و دو میں رن آؤٹ ہو گیا۔ اس کے بعد شاہد نے آتے ہی چھکے لگانے شروع کر دیئے اور سکول کا نمبر 70 سے تجاوز کر گیا۔ آخر شاہد بھی آؤٹ ہو گیا۔ ہمارے کپتان نے بھی کھیل کا خاصا اچھا مظاہرہ کیا۔ اس طرح ہماری ٹیم پہلی اننگز میں 153 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔

دوسرے دن کا کھیل: دوسرے دن پھر کھیل شروع ہوا۔ ان کے کھلاڑیوں نے کھل کر کھیلنا شروع کر دیا۔ ادھر فیلڈ بھی کمزور نہ تھی۔ تقریباً آدھ گھنٹے میں پندرہ سکور بنے۔ ان کے دو کھلاڑی ہمارے باؤلر نوید کے آگے نہ ٹھہر سکے۔ بہت سے کھلاڑی تو جلد آؤٹ ہو گئے لیکن آخری کھلاڑیوں نے کھیل میں جان ڈال دی اور دوسری اننگز کا سکور 201 پہنچا کر آؤٹ ہو گئے۔

جیتنے کے لیے سکور: اب ہمیں میچ جیتنے کے لیے صرف 228 رنز بنانے کی ضرورت تھی۔ ہماری کھلاڑیوں نے نہایت احتیاط سے کھیلنا شروع کیا ابھی دس رنز بھی نہ ہونے پائے تھے کہ ہمارا پہلا کھلاڑی آؤٹ ہو گیا۔ ہمارے کپتان صاحب نے حوصلہ بلند کرنے کے لیے خود بیٹ سنبھالا اور انہوں نے سکور بنانے کے بجائے سٹاپ کر کے باؤلروں کو تھکا دیا۔ تقریباً ایک گھنٹہ میں 35 رنز بنائے۔ اس لیے تماشائیوں کو کھیل میں دلچسپی نظر نہ آتی تھی۔ اور شور و غوغا آرائی کر رہے تھے۔

کھانے کا وقفہ: کھانے کے وقفے تک ہمارا اسکور 72 تھا اور دو کھلاڑی آؤٹ ہو جائے۔ وقفے کے بعد کھیل شروع ہوا۔ نوید کا ایک کیچ چھوٹ گیا۔ اب ہمارا کپتان سیٹ ہو گیا تھا۔ اسے آؤٹ کرنا آسان کام نہ تھا۔ کھیل ختم ہونے سے 10 منٹ پیشتر 202 رنز بنا کر کپتان آؤٹ ہو گئے۔ اب ہمارے ٹیم کو میچ جیتنے کے لیے صرف 27 رنز کی ضرورت تھی جلد ہی ہماری ٹیم نے 229 رنز بنا لئے اور ہمارے دو کھلاڑی ابھی باقی تھے۔

کھیل کا اختتام: کھیل ختم ہوتے ہی ہم نے فرط جوش میں اپنے کھلاڑیوں کو کندھوں پر اٹھا لیا اور نعرہ ہائے تحسین کیے اور اسی خوشی میں ہمارے ہیڈ ماسٹر صاحب نے دوسرے دن کے لیے ایک اور چھٹی کا اعلان کر دیا۔

اختتامیہ: کھیل کے ذریعے لوگوں میں باہمی محبت اور یگانگت پیدا ہوتی ہے۔ اس سے افراد اور اقوام میں نظم و ضبط، باہمی تعاون اور قوت برداشت پیدا ہوتی ہے۔

ورزش کے فائدے (PEF)

ابتدائیہ: صحت کے بارے میں ایک مقولہ ہے کہ ''جان ہے تو جہان ہے'' گویا صحت و تندرستی کے حصول کے لیے ورزش لازمی جزو ہے۔ داناؤں نے صحت کو بڑی اہمیت دی ہے۔ ان کے خیال میں صحت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ جس کی صحت خراب ہے وہ طرح طرح کی بیماریوں میں پھنسا رہتا ہے۔

نفسِ مضمون: تندرستی ہزار نعمت ہے۔ اگر تندرستی ہے تو آدمی اس سے صحیح لطف اٹھا سکتا ہے۔ بصورت دیگر دنیا کہ ہر نعمت ہونے کے بعد بھی وہ ناکام اور مایوس رہتا ہے۔

انسانی جسم ایک مشین: انسانی جسم ایک مشین کی طرح ہے۔ جیسا کہ ایک مشین کے تمام کل پرزے درست رکھنے پڑتے ہی ہیں اور ان کی صفائی بھی ضروری ہوتی ہے بالکل اسی طرح جسم کے اعضاء درست رکھنے اور ان کی صفائی کرنے کے لئے بھی ورزش کی ضرورت ہوتی ہے۔

طلباء کی مثال: طلباء کیلئے لازمی ہے کہ وہ روزانہ ورزش کریں۔ وہ طالب علم جو

Scanned with CamScanner

کتاب پر ہر وقت جھکا رہتا ہے، سیر اور ورزش نہیں کرتا، تنگ و تاریک کمروں میں پڑھنے کی وجہ سے اپنی صحت کھو بیٹھتا ہے۔

مزدور کی مثال: ایک مزدور کو ورزش کی اتنی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ اس کا کام بذاتِ خود ایک مشقت طلب کام ہے جو اسے کامیاب رکھتا ہے۔

ورزش کی قسمیں: ورزش کی کئی قسمیں ہیں مگر وہی ورزشیں کریں جن میں وقت کا ضیاع کم ہو اور صحت پر بھی اچھا اثر پڑے۔ مثلاً کھیلیں، تیراکی، کشتی رانی وغیرہ۔

ورزش کا وقت: ورزش کا موزوں وقت صبح اور شام کا ہے۔ کھلا میدان، تازہ اور کھلی ہوا اور اعتدال ورزش بھی اس میں شامل ہیں۔ فقط زیادہ ورزش سے بھی کوئی فائد حاصل نہیں ہو سکتا۔

باقاعدگی: ورزش بلا ناغہ اور باقاعدگی سے کریں کیونکہ باقاعدگی سے ہی جسم مضبوط اور صحت مند رہتا ہے۔

ورزش نہ کرنے کا نقصان: ورزش انسان کے لیے اتنی ضروری ہے جتنا چراغ کے لیے تیل۔ ورزش نہ کرنے سے آدمی دبلا اور کمزور ہو جاتا ہے۔ وہ طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

سپاہی کی مثال: ایک سپاہی کی زندگی کی مثال ہے کہ اگر وقت پر ورزش کرے اور ٹریننگ اور پریڈ کرے تو وہ اس کا اہل ہے کہ جنگ لڑ سکے ورنہ وہ ناکام ہو جائے گا۔

کھلاڑی کی مثال: ایک کھلاڑی بھی اگر روزانہ ورزش اور پریکٹس کرے تو وہ فٹ رہ سکتا ہے۔ نہیں تو وہ ناکام ہو جائے گا۔

اختتامیہ: صحت کے بغیر زندگی بے کیف و بے لطف ہے۔ صحت و تندرستی کو قائم رکھنے میں ورزش کا کلیدی کردار ہے۔ ورزش سے انسان میں حوصلہ اور ہمت پیدا ہوتی ہے، غذا ہضم ہو جاتی ہے اور صحت اچھی رہتی ہے۔

استاد کا مقام (PEF)

ابتدائیہ: دنیا میں والدین اور استاد کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ والدین بچوں کی جسمانی نشوونما اور پرورش کرتے ہیں جبکہ اساتذہ بچوں کی روحانی تربیت کرتے ہیں۔

نفسِ مضمون:

انبیاء کا پیشہ: تعلیم دینا اور دانائی کی باتیں سکھانا، انبیا علیہم السلام کا پیشہ ہے اور اساتذہ اس پیشہ کو بڑے خوش اسلوب طریقہ سے ادا کرتے ہیں اور انبیا علیہم السلام کے اس پیشہ کو عبادت سمجھ کر ادا کرتے ہیں۔ استاد اپنے شاگردوں کو اچھی اور کامیابی والی زندگی گزارنے کا درس دیتا ہے۔

استاد شاگرد کا رشتہ: استاد اور شاگرد کا رشتہ باپ اور بیٹے کا رشتہ ہے جو روحانی طور پر ایک دوسرے سے ملے ہوتے ہیں۔

بہترین معلم و شاگرد: دنیا میں بہترین معلم حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور بہترین شاگرد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم ہیں۔

بہترین معلم: قرآن مجید نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بہترین معلم ثابت کیا۔ ارشادِ ربانی ہے کہ ”پیغمبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تمہیں کتاب حکمت کی تعلیم دیتے ہیں اور تمہیں وہ کچھ سکھاتے ہیں جو تم نہیں جانتے۔“

استاد کا مقام: ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ میں معلم و استاد بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ انسان کے تین باپ ہیں (۱) والد (۲) استاد (۳) سسر اور بہترین باپ وہ ہے جس نے علم سکھایا۔ یعنی ارشاد

شاگردوں کا فرض: شاگردوں کا فرض ہے کہ وہ خاموشی سے استاد کی بات سنیں۔ چونکہ ”با ادب با نصیب، بے ادب بے نصیب“ ہے۔ طلباء کو عاجز و انکساری والا رہنا چاہیے۔ غرور تکبر علم کا دشمن ہے۔

استاد کا حکم ماننا: طلباء کا ذہن پختہ نہیں ہوتا۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ استاد کے حکم پر عمل کریں اور استاد کی ہر بات کو اپنی بات پر فوقیت دیں تاکہ کامیاب ہو سکیں۔

استاد ایک رہنما: دنیا کے ہر کام کے حصول کے لئے محنت اور مشقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ جتنا بلند مقصد ہو اتنی اس کے لئے زیادہ محنت کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کے لئے کسی رہنما اور مشفق کی ضرورت ہوتی ہے۔

علامہ اقبال کی زندگی سے: مولوی میر حسن علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے استاد تھے۔ آپ اپنے استاد کا بے حد ادب کرتے تھے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی سفارش پر حکومت نے انہیں ”شمس العلماء“ کا خطاب دیا۔ وجہ پوچھنے پر اقبال نے فرمایا کہ ان کی اگر کوئی کتاب دیکھنی ہو تو میں زندہ کتاب ہوں۔

استاد کی عزت: خلیفہ ہارون الرشید نے دیکھا اس کے بیٹے اپنے استاد کے جوتے اٹھانے کیلئے جھگڑ رہے ہیں۔ آخر کار اپنے استاد کے کہنے پر شہزادے ایک ایک جوتا اٹھا لائے۔ بادشاہ نے کہا سب سے زیادہ عزت والا استاد ہے جس کے جوتے اٹھانے میں شہزادے فخر محسوس کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ ”جس نے مجھے ایک لفظ بھی پڑھایا وہ میرا آقا ہے“۔

اختتامیہ: معلم قوم کا معمار ہوتا ہے۔ اپنے شاگردوں کی زندگی بنانے اور بگاڑنے میں استاد کا بڑا کردار ہوتا ہے۔ وہ قوموں کی تقدیر بدل سکتا ہے۔

کفایت شعاری (PEF)

ابتدائیہ: مال و دولت کو عقل مندی اور سوچ سمجھ کر خرچ کرنے کا نام کفایت شعاری ہے یہ ایک ایسا سنہری اُصول ہے جس پر عمل کرنے والا شخص کبھی مفلس یا محتاج نہیں ہوتا بعض لوگ پیسے کو بے دریغ خرچ کرتے ہیں جس کے نتیجے میں وہ پریشانیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

نفسِ مضمون:

اسراف ایک عیب: روپے کو بے سوچے سمجھے اور ضرورت سے زیادہ خرچ کرنے کا نام اسراف ہے یہ ایک عیب ہے۔ مثل مشہور ہے کہ فضول خرچی سے تو خزانے بھی خالی ہو جاتے ہیں۔ ایسی بری عادت کا شکار رہنے والے لوگ بہت جلد مفلس ہو جاتے ہیں اور پھر وہ اپنی فضول خرچی کی عادت کو پورا کرنے کے لیے قرض لینا شروع کر دیتے ہیں اور نتیجتاً مزید پریشان ہو جاتے ہیں۔

بہتر طرزِ زندگی: ہمیں اپنے طرزِ زندگی کو بہتر بنانا چاہیے اور اس کا سب سے بہترین طریقہ کفایت شعاری ہے جس طرح اسراف بری چیز ہے اسی طرح اسلام میں کنجوسی کی بھی ممانعت کی گئی ہے اللہ تعالیٰ نے اگر دولت دی ہے تو انسان کو اپنی زندگی میں آسانیاں پیدا کرنے کے لیے اسے جائز ضروریات پر ضرور خرچ کرنا چاہیے اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض لوگ جن کی ماہانہ آمدن صرف چار ہزار روپے ہوتی ہے وہ اپنے اہل و عیال کی پرورش اچھے طریقے سے کر لیتے ہیں اور جن کی ماہوار آمدنی 10 ہزار روپے ہوتی ہے ان کا گزارا نہیں ہوتا اور وہ مقروض رہتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک شخص کفایت شعاری سے کام لیتا ہے اور دوسرا فضول خرچی سے۔

مناسب معیار: آپ کو کوئی شخص اپنی کم آمدنی کا شاکی نظر آئے تو سمجھ لیجئے کہ اس نے اپنی زندگی کا معیار اپنی آمدنی سے زیادہ بلند کر رکھا ہے داناؤں کا قول ہے کہ انسان کو چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانے چاہئیں۔ لہٰذا اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا

Scanned with CamScanner

حماقت ہے عقل مند وہی ہے جو اپنی زندگی کا مناسب معیار مقرر کرے اور پھر اس کے مطابق کفایت شعاری سے کام لیتے ہوئے اخراجات کرے ایسی ضروریات کو لا محدود بھی کہا جا سکتا ہے۔ لیکن اس قباحت کا نتیجہ انتہائی برا ہے اگر کوئی ضرورت پیش آئے تو اس بات پر خوب غور کرنا چاہیے کہ آیا اس چیز کے بغیر بھی میرا وقت گزر سکتا ہے یا نہیں اور اگر گزارا ہو سکتا ہے تو ایسی خریداری سے پرہیز کرنا چاہیے۔

شادی بیاہ پر بے دریغ اخراجات: اکثر لوگ شادی بیاہ کے اخراجات میں کفایت شعاری سے کام نہیں لیتے فضول رسموں پر روپیہ پانی کی طرح بہاتے ہیں اور جھوٹی عزت کی خاطر قرض بھی لیتے ہیں۔ ایسی شہرت انہیں بعد ازاں ذلیل و رسوا بھی کر دیتی ہے کہ وہ قرض کے بوجھ میں دبتے چلے جاتے ہیں۔ زندگی آرام و سکون سے بسر کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ انسان کفایت شعاری اختیار کرے۔

اختتامیہ: گھر کو جنت بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اخراجات میں میانہ روی اختیار کی جائے۔ کفایت شعاری اور اعتدال سے خرچ کرنے والی عورت گھر کی زینت ہے عورتوں کا فرض ہے کہ وہ ایک اچھے وزیر کی طرح اپنے شوہر کی کمائی کو سوچ سمجھ کر خرچ کریں جو عورت کفایت شعاری کے اصول کی پابند نہیں اس کے ہاتھ میں روپیہ پیسہ دینا گویا چھلنی میں پانی ڈالنا ہے۔ تمام خوشحالی اور پرسکون زندگی کا دارومدار کفایت شعاری پر ہے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ اس اُصول پر عمل کرے اور ہر ماہ کچھ نہ کچھ رقم بچائے تا کہ مشکل وقت میں کام آئے۔

PEF صبح کی سیر

ابتدائیہ: رات کو جلد سونے اور صبح سویرے اٹھنے سے صحت، دولت، عقل اور دانائی حاصل ہوتی ہے۔ صبح سویرے اٹھنا صحت کے لئے ایک بہترین ٹانک ہے۔

نفسِ مضمون:

سیر کی اہمیت: مثل مشہور ہے کہ "تندرستی ہزار نعمت ہے" اس کہاوت سے پتہ چلتا ہے کہ صحت اور تندرستی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ اب صحت مند اور تندرست رہنے کے لئے متوازن غذا کی ضرورت ہے وہاں صبح کی سیر کو بھی ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔

سیر کے فوائد: صبح کی سیر کے بہت زیادہ فوائد ہیں۔ جس طرح صحت مند جسم کے لئے مناسب غذا کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح صحت مند دماغ کے لئے ہلکی پھلکی ورزش اور سیر نہایت ضروری ہے۔ ویسے بھی کہا جاتا ہے کہ "تندرست دماغ تندرست جسم میں ہوتا ہے" اور جسم و دماغ اسی وقت تندرست ہوتے ہیں۔ جب صبح اٹھ کر چہل قدمی کی جائے۔ صبح کی سیر سے رات بھر کی نیند کا خمار اتر جاتا ہے اور جسم میں تازگی آجاتی ہے۔ صبح کی سیر کرنے والا ہر کام خوب دل لگا کر کرتا ہے۔ سبز گھاس آنکھوں کو ٹھنڈک بخشتی ہے۔ اس کے علاوہ جسمانی نشوونما میں بھی مدد ملتی ہے۔

سیر کے مقامات: شہروں کے لوگ پارکوں اور بڑے بڑے باغات میں سیر کے لئے جاتے ہیں۔ جبکہ گاؤں کے لوگ آبادی سے باہر سر سبز شاداب کھیتوں میں سیر کے لئے نکل جاتے ہیں۔ کھیتوں کی کھلی فضاء میں سیر کرنے کا ایک اپنا ہی مزہ ہوتا ہے۔

میرا معمول: میں اور میرا دوست صبح سویرے اٹھتے ہیں اور فجر کی نماز ادا کر کے سیر کے لیے نکل جاتے ہیں۔ ہم دونوں ایک باغ میں جاتے ہیں جو ہمارے گھر سے تقریباً ایک کلومیٹر دور ہے۔ ہم وہاں پہنچ کر دوڑ لگاتے ہیں اور کھلی فضاء میں لمبے لمبے سانس لیتے ہیں اور ہلکی پھلکی ورزش کرتے ہیں۔ وہاں اور لوگ بھی سیر کرنے کیلئے آتے ہیں۔ ہم ایک گھنٹہ گزارنے کے بعد گھر لوٹ آتے ہیں اور تازہ پانی سے ... کر کے ناشتہ کرنے کے بعد سکول چلے جاتے ہیں۔ صبح کی سیر کرنے سے ... طبیعت سارا دن خوش وخرم اور ہشاش بشاش رہتی ہے۔

صبح کا منظر: صبح کے وقت طلوعِ آفتاب کا منظر بہت ہی خوبصورت ہوتا ہے پرندے چہچہا رہے ہوتے ہیں اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے دل کو سرور مہیا کرتے ہیں لیکن ان تمام مناظر سے وہی لوگ لطف اندوز ہوتے ہیں جو صبح کی سیر کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔

جسمانی اعضاء کی مضبوطی: صبح سویرے سیر کرنے سے انسان کو ایک خاص قسم کا لطف اور سرور ملتا ہے۔ جو لوگ صبح سویرے اٹھتے ہیں اور تازہ ہوا کے لئے آبادی سے باہر دور کھیتوں یا پارکوں میں جاتے ہیں۔ ان کی صحت ہمیشہ ٹھیک رہتی ہے۔ سیر کرنے سے پھیپھڑوں میں تازہ ہوا اندر جا کر خون میں جوش پیدا کرتی ہے۔ جس سے جسمانی اعضاء میں خوبصورتی اور مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔

بیماریوں سے نجات: صبح کی سیر کرنے سے انسان بہت سی جسمانی بیماریوں سے نجات پالیتا ہے۔ انسان کی طبیعت خوش وخرم رہتی ہے۔ سستی، کاہلی اور غفلت دور ہو جاتی ہے۔ دل و دماغ تر وتازہ اور شگفتہ ہو جاتے ہیں اور انسان زندگی میں خوشی اور اطمینان پاتا ہے۔ جس سے اس کی صحت بہتر رہتی ہے۔

ڈاکٹروں اور حکیموں کا قول: تمام ڈاکٹر اور حکیم اس بات سے متفق ہیں کہ صبح سویرے ہری بھری گھاس پر ننگے پاؤں چلنے سے دل، دماغ اور جسم پر بہت اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

اختتامیہ: صبح سویرے سیر کرنے اور ورزش کرنے سے انسان میں جرأت اور حوصلہ مندی پیدا ہوتی ہے۔ وہ مستقل مزاجی سے کام کرتا ہے۔ اس کے اندر اتنی جرأت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ خطرات کا مقابلہ بہتر طور پر کر سکتا ہے۔

PEF موسم بہار

ابتدائیہ: اللہ تعالیٰ نے جب سے یہ دنیا بنائی ہے۔ تبدیلیوں کا عمل جاری ہے۔ دن رات سورج، چاند، ستارے اپنے اپنے وقت پر بدلتے رہتے ہیں۔ اسی طرح موسم بھی اپنے اپنے وقت پر آتے جاتے رہتے ہیں۔

نفسِ مضمون:

پاکستانی موسم: پاکستان اس لحاظ سے بہت خوش نصیب ہے کہ اس میں ہر طرح کا موسم پایا جاتا ہے۔ پاکستان کے چار موسم ہیں۔ جن میں گرمی، سردی، خزاں اور بہار قابل ذکر ہیں۔ دنیا میں بہت سے ممالک ایسے ہیں۔ جن میں ہمیشہ سردی پڑتی رہتی ہے اور کچھ ایسے ہیں جن میں زیادہ تر گرمی پڑتی ہے لیکن پاکستان کو اللہ نے چاروں موسم عطا کیے ہیں۔

دلفریب موسم: بہار کی آمد سے پہلے خزاں کا موسم ہوتا ہے۔ درخت اور پودوں کے پتے سوکھے ہوتے ہیں۔ باغوں میں بے رونقی ہوتی ہے۔ پرندے افسردہ ہوتے ہیں۔ موسم بھی خشک ہوتا ہے۔ لیکن جب خزاں کی کوکھ سے بہار جنم لیتی ہے تو ہر طرف چہل پہل ہو جاتی ہے۔

رونق و رنگینی: موسم بہار شروع ہوتے ہی درخت تر وتازہ ہو جاتے ہیں ہری ہری کونپلیں جنم لینا شروع ہو جاتی ہیں۔ باغوں میں رنگینی پیدا ہو جاتی ہے۔ پرندوں کے لبوں پر نغمے آجاتے ہیں۔ کوئل کوکتی ہے۔ شہد کی مکھیاں پھولوں کا رس چوسنے آتی ہیں۔ اور رنگ برنگی تتلیاں بھی باغوں میں اٹھکیلیاں کرتی ہوئی نظر آتی ہیں

Scanned with CamScanner

سبز مخملی فرش: بہار کے آتے ہی کیاریوں میں پھولوں کی کثرت ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اور ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے کسی نے بہت سے پھول ٹوکریوں میں بھر کر رکھے ہوں۔ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ ہوتا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ جیسے زمین پر کسی نے سبز روغن پھیر دیا ہو۔

موسم بہار اور صبح کی سیر: جو لوگ شدید سردی اور شدید گرمی کی وجہ سے صبح کی سیر ترک کر چکے ہوتے ہیں۔ جب موسم بہار جلوہ افروز ہوتا ہے تو بے ساختہ منہ اندھیرے اُٹھ کر صبح کی زیارت کیلئے گھروں سے باہر باغوں اور فصلوں کی طرف رخ کرتے ہیں پارکوں میں ہر طرف رونق اور چہل پہل نظر آتی ہے۔

اختتامیہ: موسم بہار اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک بیش بہا خزانہ ہے۔ یہی ایک خوبصورت موسم ہے جس میں کوئی بھی شخص گھر میں بیٹھنا پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ ایک دلنشین اور اللہ کی نعمتوں سے لطف اٹھانے والا موسم ہے۔

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ (PEF)

ابتدائیہ: موجودہ دور، سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ دورِ حاضر کی حیران کن ایجاد کمپیوٹر ہے۔ کمپیوٹر کے دم سے دنیا سکڑ کر رہ گئی ہے۔ کمپیوٹر تعارف کا محتاج نہیں رہا۔ بچے اور بڑے سب کمپیوٹر کے استعمالات اور کمالات سے بخوبی واقف ہیں۔ یہ کمپیوٹر ہی ہے جس نے فاصلے کم کر دیے ہیں اور دنیا کو آپس میں مربوط کر دیا ہے۔

نفسِ مضمون: ویسے تو ہر ایجاد اپنی جگہ حیران کن اور مفید ہوتی ہے لیکن کمپیوٹر کی ایجاد سے انسانی دنیا میں ایک انقلاب رونما ہوا ہے۔ ٹیلی ویژن، ریڈیو اور ٹیلی فون نے تو انسان کو انسان کے قریب لانے کے لیے اہم کردار ادا کیا تھا لیکن کمپیوٹر اور انٹرنیٹ سے اب تھوڑے بہت فاصلے بھی ختم ہو کر رہ گئے ہیں۔ دورِ حاضر میں کمپیوٹر ایک اہم سائنسی ایجاد ہے۔ ہوائی جہازوں، بحری جہازوں اور دوسرے ذرائع نقل و حمل میں بھی کمپیوٹر استعمال ہو رہا ہے۔ کمپیوٹر یقیناً ایک حیرت انگیز ایجاد ہے۔ کمپیوٹر کی مدد سے طلبہ و طالبات اپنی پڑھائی میں بھرپور مدد لے سکتے ہیں۔ کمپیوٹر کے ذریعے اردو، انگریزی اور دیگر متعدد زبانیں بولنا اور ان کا ترجمہ کرنا آسانی سے سیکھا جا سکتا ہے۔ فنی لحاظ سے انٹرنیٹ، کمپیوٹر کا ایسا جال ہے جس نے دیکھتے ہی دیکھتے پوری دنیا کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔ اس حیرت انگیز سائنسی ایجاد میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید بہتری پیدا ہو رہی ہے۔ اب انٹرنیٹ کا جال دنیا کے کونے کونے میں پھیل چکا ہے۔ انٹرنیٹ کی بدولت انسانی زندگی میں بہت سی سہولتیں اور آسانیاں پیدا ہو گئی ہے۔ انسان دنیا کے کسی بھی علاقے میں رہتا ہو، اسے اپنے کسی بھی شعبے اور مشاغل کے بارے میں معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔ اب دنیا کی بڑی بڑی منڈیوں سے براہِ راست خرید و فروخت ہو سکتی ہے۔ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ سے ترقی کی منزلیں آسان ہو گئی ہیں۔

اختتامیہ: زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں کمپیوٹر سے فائدہ نہ اٹھایا جا رہا ہو۔ سرکاری ادارے ہوں یا پرائیویٹ ان سب میں کمپیوٹر کی بدولت پہلے کی نسبت اب کئی گنا زیادہ کام ہو رہا ہے۔ یہ سب کمپیوٹر کے دم سے ہے۔

سائنس کی ترقی ایک نعمت ہے (PEF)

ابتدائیہ: خالق کائنات نے تخلیق کائنات کے بعد زمین و آسمان کی تمام مخلوقات، حیوانات، نباتات اور جمادات کو پیدا کر کے انسان کو دعوت فکر دی ہے۔ بس کائنات پر یہی غور و فکر سائنس کہلاتا ہے۔ انسان کو دیگر مخلوقات پر برتری اور فضیلت صرف عقل و شعور کی بنا پر حاصل ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کائنات پر غور و فکر کا حکم دیتا ہے۔

نفسِ مضمون: سائنس ایک تجرباتی علم ہے جو کسی بھی چیز کی آفرینش کا مشاہدہ کرنے اور اس پر غور و فکر کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسا علم ہے جو انسان کے عقل و شعور کو وسعت دیتا اور قدرت کے رازوں کی گرہیں کھولتا ہے۔ انسان نے بھی اپنے اشرف المخلوقات ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے مختلف تخلیقات کر کے اس بات کو سچ کر دکھایا۔

آج ہم اپنے اردگرد طرح طرح کی ایجادات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ سڑکوں پر دوڑنے والی گاڑیوں سے لے کر بڑے بڑے سمندری اور ہوائی جہازوں اور فضا میں بھیجے جانے والے راکٹ اور خلائی شٹل تک انسان کی تخلیقی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انسان نے زیرِ زمین چھپے خزانوں سے لے کر آسمان کی وسعتوں کو سر کرتے ہوئے چاند تک رسائی حاصل کر لی ہے۔

آج کے دور میں جدید ذرائع آمد و رفت۔ علاج معالجے کی بہترین سہولتیں اور رسل و رسائل کے تیز ترین ذرائع سب سائنسی ترقی ہی کی بدولت ہیں۔ آج کا انسان پیدل سفر کرنے کی بجائے نت نئی گاڑیوں میں دوڑتا اور پرندوں کی طرح فضاؤں میں اُڑتا ہوا نظر آتا ہے۔ گھر میں بیٹھے بٹھائے اپنی آواز اور تصویر کو پوری دنیا میں بھیجنے کے ساتھ ساتھ اپنے کاروبار کو وسعت بھی دے سکتا ہے۔ کمپیوٹر، موبائل فون اور انٹرنیٹ کی ایجاد نے تو پوری دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا ہے۔ ان چیزوں کی ایجاد نے دنیا کے فاصلوں کو سمیٹ کر دوری کے احساس کو ختم کر کے دور دراز بسنے والے لوگوں کو سامنے لا کھڑا کیا ہے۔

ایسی موذی اور خطرناک بیماریاں جو کبھی لاعلاج سمجھی جاتی تھیں سائنسی ترقی کی بدولت آج نہ صرف اُن کا علاج ممکن ہوا ہے، بلکہ انسانی جسم کے ناکارہ اور خراب اعضاء کو آسانی سے تبدیل بھی کیا جا سکتا ہے۔ سائنسی ترقی کا دائرہ کار لامحدود حد تک پھیل چکا ہے۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں، جس میں ہمیں نمایاں ترقی نظر نہ آتی ہو۔ زراعت کے شعبے میں بھی سائنس نے گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں، جدید زرعی آلات اور مشینوں کی بدولت زرعی پیداوار میں بے پناہ اضافہ ہو چکا ہے۔ بے موسمی پھل اور سبزیاں اب ہمہ وقت دستیاب ہیں۔ پاکستان کے عمدہ قسم کے آم تو پوری دنیا میں مشہور ہیں۔

اختتامیہ: میدانِ صنعت و حرفت ہو یا میدانِ جنگ، زراعت ہو یا طب، ذرائع آمد و رفت ہوں یا رسل و رسائل، زندگی کے ہر شعبے میں انسان نے نمایاں ترقی کی ہے۔ نیز سائنسی علوم سے بھرپور فائدہ اُٹھاتے ہوئے بہت ہی مفید کام کیے ہیں۔ سائنس کی یہ ترقی ابھی جاری ہے، آنے والے وقتوں میں نہ جانے انسان سائنسی ترقی کی بدولت کیا کیا کرشمے سرانجام دے گا۔

عروج آدم خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں
کہ یہ ٹوٹا ہوا تارا مہِ کامل نہ بن جائے

Scanned with CamScanner